کتاب الافصاح عن احادیث النکاح

(العلامه الشیخ ابن حجر الهیتمی المکی علیه الرحمة)

(۹۰۹ھ ۹۷۴ھ)

کا پہلا سلیس ورواں اردو ترجمہ

نکاح کی حقیقت

احادیث وآثار کی روشنی میں

ترجمہ و تخریج

مفتی محمد روشن رضا المصباحی الازہری

استاذ و مفتی مدرسہ اصلاح المسلمین

رائے پور، چھتیس گڑھ

ناشر!

محسن ملت اکیڈمی (رائے پور)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : کتاب الافصاح عن احادیث النکاح

مولف :شیخ الاسلام ابن حجر الھیتمی المکی علیہ الرحمۃ

اردو ترجمہ : نکاح کی حقیقت، احادیث وآثار کی روشنی میں

ترجمہ وتخریج وتحشیہ: مفتی محمد روشن رضا مصباحی ازہری

تقدیم :ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا محمد ہارون مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

کلمات تاثر :پیر طریقت حضرت مفتی محمد علی فاروقی صاحب، قاضی شہر رائے پور

کمپوزنگ :مولانا محمد اختر رضا رضوی، رائے پور چھتیس گڑھ

پروف ریڈنگ : حضرت مفتی محمد ایوب خان ازہری صاحب، بہرائچ، یوپی

سن اشاعت : ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۰۲۰ء

صفحات :۹۶

موقع اشاعت :جشن شادی مبارک "۱۹ رجب المرجب سنہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۲۰۲۰"

ملنے کا پتہ

(۱) مدرسہ اصلاح المسلمین ، بیجناتھ پارہ رائے پور

(۲) اجمیری کتاب گھر، بیجناتھ پارہ رائے پور

(۳) مکتبہ حافظ ملت ،قصبہ مبارکپور، اعظم گڑھ

(٤) المکتبۃ الازھریۃ ،کھالہ دھر کی گڑھوا (جھارکھنڈ)

شرف انتساب

جلالۃ العلم ابوالفیض حضور حافظ ملت حضرت علامہ الشاہ عبدالعزیز مرادآبادی علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں جنہوں نے اہل وسنت وجماعت کو الجامعۃ الاشرفیہ کی صورت میں ایک علمی قلعہ عطا فرمایا۔

اور

میرے جد کریم مرحوم عبدالغفور صاحب ومرحومہ دادی صاحبہ وخاندان کے جملہ مرحومین کی بارگاہ میں، رب قدیر! ان کے مرقد پر رحمت وغفران کا ابر باراں برسائے۔

اور

جملہ علمائے اہل سنت وتمام مومنین کی بارگاہ میں جنہوں نے مذہب اسلام کی ترویج و اشاعت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کردیا، اللہ ان کی قبروں پر رحمتوں کی بھرن برسائے۔

آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆☆☆

عرض حال

تمام تسبیح وتحمید اس رب ذوالجلال کی جس نے اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا اور انسان کی فطرت میں لکھنے پڑھنے کی صلاحیت ودیعت فرمائی، درود و سلام کے بے شمار سوغات پیش ہیں مالک کائنات، تخلیق وجہ کائنات، تاجدار آدم و بنی آدم علیہ التحیۃ والثنا کی بارگاہ میں جن کی معین رحمت سے سارا عالم سیراب ہورہا ہے، درود وسلام کے حسین گلدستے پیش ہیں اہل بیت اطہار، جمیع صحابہ و جملہ علمائے ربانیین کی بارگاہ میں جن کی سعی محمود سے آج چہار دانگ عالم میں اسلام کی بہاریں موجود ہیں۔

جب سے اس کائنات کا وجود ہوا ہے کتابت وتحریر کا غیر متناہی سلسلہ جاری ہے، ہر دور کے علما نے اپنے دور کے مسائل کی عقدہ کشائی کی اور لوگوں کو مسائل شرعیہ سے روشناس کرانے اکے لیے اپنے قلم کو جنبش دیا۔اسی کتابت کی ایک عظیم علمی شاہکار و عمدہ کڑی العلامۃ الشیخ ابن حجر الھیتمی المکی علیہ الرحمۃ نے حرم شریف مکۃ المکرّمۃ کی پاکیزہ سرزمین پر آباد لوگوں کو نکاح کے فضائل ومناقب وزوجین کے باہمی حقوق سے آشنا کرانے کے لیے اس موضوع کے متعلق واردشدہ احادیث کو جمع فرمایا اور اس کا نام ”کتاب الافصاح عن احادیث النکاح“ رکھا۔

یہ عظیم ومعتمد رسالہ مطالعہ کرنے کا اتفاق ہو،اس کتاب میں شیخ مولف نے ان تمام احادیث کو یکجا فرمایا جو فضائل نکاح وزوجین کے باہمی حقوق، ودین مہر کی تفصیل و دیگر احکام نکاح پر مشتمل تھے۔اس رسالہ کا جو ممتاز ونمایاں وصف ہے وہ یہ کہ اس میں مذکور تمام احادیث وآثار ایسی معتمد ومستند ومہتم بالشان کتب احادیث سے

ماخوذ ہیں جن کی صحت پر ہر دور کے علما کا اتفاق رہا ہے۔ مگر یہ کتاب چونکہ عربی میں تھی اس لیے لوگ خواطر خواہ اس سے استفادہ پر قادر نہیں تھے تو میرے دل میں ایک جذبے نے انگڑائی لی کہ کیوں نہ اسے اردو میں منتقل کر دیا جائے کیوں کہ راقم الحروف کے عقد زواج کی تاریخ کا تعین بھی ہو چکا تھا اس لیے یہ محاورہ ''موقع بھی ہے دستور بھی'' پر عمل کرتے ہوئے موضوع کی مناسبت سے نکاح کے عنوان پر احادیث و آثار کا مجموعہ مل گیا تو اپنی قلت علمی وضعف استعداد کے اعتراف کے باوجود بھی اس کام کا بیڑا اٹھالیا تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کے علمی مباحث و چیدہ نکات اور فکری جواہر سے مستفیض ہو سکیں۔

ترجمہ نگاری سے مجھے حد درجہ شغف بھی ہے اس سے پہلے میں نے علامہ ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ کی دو مستند کتابوں کو اردو زبان میں منتقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جو بنام ''**رضا و قضا احادیث و آثار کی روشنی میں**'' اور دوسری ''**مقبول دعا والے**'' زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے اور ایک کتاب جو علم نحو میں منفرد انداز میں لکھی گئی ہے اس کا بھی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے وہ کتاب بنام ''**نحوی قواعد قرآنی شواہدات کی روشنی میں**'' جلد منظر عام پر آئے گی ،ان شاءاللہ

اس خوشی کے موقع پر ارمغان تشکر و امتنان پیش کرتا ہوں اپنے والدین کریمین کی بارگاہ میں جنھوں نے محنت شاقہ کر کے خود کو آشائس کی لذتوں سے دور رکھ کر ہمارے لیے تعلیم و تعلم کے اسباب مہیا کرنے میں کوشاں رہے اور انتھک تگ و دو کر کے ہماری اچھی تربیت فرمائی ،اللہ ہمارے والدین کو جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔

اور تشکر واحترام کے گلدستہ پیش ہیں جملہ اساتذہ کرام کی بارگاہ میں جنھوں نے شفقت ونوازش وعلمی تربیت میں اپنا خون جگر جلایا اور کسی لائق بنانے میں ہمیشہ کوشاں رہے، آج انہیں کی عنایت کا صدقہ ہے جو میں اس قابل ہوا، اللہ جملہ اساتذہ کرام کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اوران کے علمی فیضان سے ہمیشہ مستفیض ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

سراپا ممنون ومشکور ہوں استاذ گرامی خیرالاذکیا، صدرالعلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی صاحب دام ظلہ علینا کا جنھوں نے اس رسالہ کو قبول فرما کر دعاؤں سے نوازا اور اس کا اردو نام ''نکاح کی حقیقت احادیث وآثار کی روشنی میں'' تجویز فرمایا جس سے اس رسالہ کا حسن دوبالا ہوگیا، رب قدیر! حضرت کا سایہ عاطفت جماعت اہل سنت پر دراز فرمائے۔

اور میرے لیے سعادت وشرف کی بات ہے کہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کے لائق وفائق استاذ حضرت علامہ مولانا محمد ہارون مصباحی صاحب نے اپنے درسی مشاغل وگوناگوں مصروفیات کے باوجود ایک علمی وتحقیقی وگراں قدر مقدمہ تحریر فرمایا جس سے کتاب میں چار چاند لگ گیا، رب قدیر! حضرت استاذ گرامی کو جملہ مصائب ومشکلات سے حفظ وامان میں رکھے اورانہیں دارین کی سعادتوں سے شادکام فرمائے۔

اور میں شکر گزار ہوں پیر طریقت جانشین حضور محسن ملت حضرت علامہ مفتی محمد علی فاروقی صاحب، قاضی شہر رائے پور کا جنھوں نے کثرت مشاغل کے باوجود ایک گراں مایہ وبیش بہا کلمات تاثر تحریر فرمایا اور دعاؤں سے نوازا، اللہ ان کی عمر میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس موقع سے اپنے ان احباب کا ذکر نہ کروں جنھوں نے ابتدا سے کتاب کے آخری مراحل تک شانہ بہ شانہ رہے جن میں سر فہرست محبّ گرامی حضرت مولانا محمد اختر رضا صاحب، صدر شعبۂ کمپیوٹر مدرسہ اصلاح المسلمین، رائے پور اور حضرت مفتی محمد ایوب خان ازہری صاحب ہیں جنھوں نے کتاب کی کمپوزنگ و پروف ریڈنگ اور اس کی تزئین وآرائش میں کوئی کسر نہیں چھوڑا۔ رب قدیر! انہیں دارین کی سعادتوں سے شادکام فرمائے۔

اخیر میں ان تمام خیر خواہ حضرات کا شکر گزار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر اس کی طباعت کی ذمہ داری اپنے سر لے لیا، اللہ جل شانہ ان تمام اہل خیر کو جملہ حوادث ومصائب سے حفظ وامان میں رکھے ۔آمین یا رب العالمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ

☆☆☆

الاعتذار !

میں نے اپنے اس رسالہ کو حتی الوسع غلطیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کی ہے مگر بتقاضہ بشری کہیں کوئی خامی ونقص نظر آئے تو ہدف تنقید نہ بنا کر بغرض اصلاح اس پر مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جا سکے۔

طالب دعا!

محمد روشن رضا مصباحی ازہری

استاذ ومفتی مدرسہ اصلاح المسلمین

رائے پور، چھتیس گڑھ

mob:896091210

ترجمة المولف

نام ونسب: آپ کا اسم گرامی شہاب الدین ابوالعباس احمد بن محمد بن علی بن حجر **السلمنتی** (سلمنت، ایک جگہ کا نام ہے) **الهيتمی، السعدی الوائلی، الانصاری الشافعی، المصری، ثم المکی.**

ولادت ونشو نما: آپ کی ولادت سنہ ۹۰۹ھ میں ہوئی، آپ نے خود اپنے حوالہ سے ارشاد فرمایا: میں امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ کی وفات سے تین سال پہلے پیدا ہوا، اور امام جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ کا وصال پرملال سنہ ۹۱۱ھ میں ہوا۔ ابھی آپ عہد طفولیت ہی میں تھے کہ آپ شفقت پدری سے محروم ہوگئے، آپ کے والد صاحب کے وصال کے بعد آپ کی کفالت کی ذمہ داری آپ کے جد امجد نے لیا۔ اللہ نے آپ کو ایسا ذہین وفطین بنایا تھا، اور آپ ایسی اخاذ طبیعت کے حامل تھے کہ کم عمری ہی میں آپ نے قرآن مجید مکمل حفظ کرلیا۔ ابھی چند ہی سال کا عرصہ گزرا تھا کہ آپ کے دادا بھی مالک حقیقی سے جا ملے۔ پھر آپ کی کفالت کی ذمہ داری اپنے وقت کے دو امام، عارف باللہ امام الشیخ الصالح محمد الشناوی اور دوسرے امام شمس الدین محمد السروی جو ابن ابی الحمائل سے مشہور ہیں انھوں نے لیا۔

پھر آپ کی تربیت علمی ماحول میں ہونے لگی آپ نے قلیل مدت میں مختصرات کا

متن حفظ کرلیا، اور آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر علما سے اکتساب فیض کرنے لگے اور آپ نے اپنی خداداد علمی صلاحیت سے جملہ علوم متداولہ میں ملکہ حاصل کرلیا اورابھی آپ کی عمر شریف بیس کو بھی نہیں پہونچی تھی کہ آپ جامع الاحمدی طنطا میں مسند تدریس وافتا پر متمکن ہوگئے، پھر آپ جامعۃ الازہر الشریف میں تدریسی خدمات انجام دی آپ کے معین علم سے کثیر تعداد میں تشنگانوں نے اپنی علمی تشنگی بجھائی۔آپ نے پنی حیات طیبہ میں تین بار حج بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ ورہوئے۔

آپ کی رفعت علم کو بیان کرتے ہوئے علامہ الخفاجی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں : آپ علامۃ الدھر تھے، سارا عالم آپ کی جلالت علم کا معترف تھا، اگر آپ کبھی فقہ و حدیث کے متعلق گفتگو فرماتے تو ایسے ایسے مخفی گوشوں سے پردہ اٹھاتے اور ایسے چیدہ نکات بیان فرماتے تو ایسا لگتا کہ آج تک کسی کان نے ان باتوں کو سنا ہی نہیں

آپ کے شیوخ: شیخ الاسلام امام ذکریا بن القاضی زین الدین الانصاری الشافعی،شیخ الاسلا م الامامالحبر العلامۃعبد الحق بن محمد السنباطی،شیخ الاسلام شھاب الدین احمد بن احمدالرملی الانصاری الشافعی،الشیخ الامام علی بن محمد جلال الدین البکری ۔ (الکواکب السائرۃ، ج،۲ص ۹۳)

تلامذہ: آپ کی بافیض درسگاہ سے بہت لوگوں نے اکتساب فیض کیا مگر جو لوگ

سرفہرست ہیں ان میں (۱)الشیخ نجم الدین الغزی (۲)الایدونی (۳)ابن الشیخ الطیبی اورسرزمین شام ومکۃ المکرّمۃ کی ایک بڑی جماعت نے آپ کے خرمن علم سے خوشہ چینی کیا۔

تصنیفات: آپ کے سیال قلم سے متعدد موضوعات پر بیش بہا تصنیفات معرض وجود میں آئیں (۱)اتحاف اھل الاسلام بخصوصات الصیام۔

(۲)اسعاف الابرارشرح مشکاۃ الانوار(مطبوع فی الھند)

(۳) اشرف الوسائل فی فھم المسائل

(٤) الامداد شرح الارشاد الکبیر

(٥) تحفۃ المحتاج فی شرح المنھاج (جو مصر سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے)

(٦) الخیرات الحسان فی ماقب ابی حنیفۃ النعمان۔(مطبوع فی مصر)

(٧) الدر المنضود فی الصلاۃ و السلام علی صاحب المقام المحمود

(٨) الزواجر فی معرفۃ الکبائر

(٩)الصواعق المحرقۃ علی اھل الرفض و الزندقۃ۔

(١٠) الفتاوی الھیتمیۃ(مطبوع فی مصر ٤ مجلدات)

(١١)فتح المبین فی شرح ا ربعین للنووی(مطبوع فی لبنان)

(١٢)القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر

(۱۳) کف الرعاع من محرمات اللھو و السماع

(۱٤) مبلغ الادب فی فضل العرب

(۱۵) المنح المکیة فی شرح الھمزیة(لامام بوصیری،مجلد)

مکہ منتقل ہونے کا سبب: امام شوکانی فرماتے ہیں کہ آپ نے ''الروض'' نامی ایک کتاب کی تلخیص کا کام کیا اور اس کی شرح کرنا شروع کیا، مگر سوءِ اتفاق اس کا مسودہ بعض حاسدوں کے ہاتھ لگ گیا جنہوں نے اس کتاب کو ضائع کر دیا، آپ کو اس کا ایسا شدید صدمہ ہوا اور یہ امر اتنا گراں گزرا کہ آپ نقل مکانی کے لیے مجبور ہو گئے اور سرزمین مکة المکرّمة منتقل ہو گئے اور آپ نے وہاں جا کر مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں۔

وفات: علم وادب کا یہ کوہ ہمالہ سنہ ۹۷۳ھ میں زمین کے آغوش میں چھپ گیا۔

انالله و انا الیه راجعون

☆☆☆

کلمات تاثر

پیر طریقت، زبدۃ العلما حضرت علامہ مفتی محمد علی فاروقی مصباحی صاحب

سربراہ اعلی مدرسہ اصلاح المسلمین، رائے پور چھتیس گڑھ

سہرا کی جلوہ نمائی کا انداز نرالا ہوتا ہے صدیوں سے دولہے کے سر پر آباد ہے سہرا
یہ شمع ایک دن جلتی ہے تا عمر اجالا ہوتا ہے ہر دور میں زندہ باد ہے سہرا

انسانی نسل کی افزائش اور اس کی پاکیزگی وعصمت نفس کے لیے نکاح ایک ایسی سنت رسول ہے جو روز اول سے لے کر اب تک جاری ہے اور صبح قیامت تک جاری رہے گی۔

یہ وہ پاکیزہ رشتہ ہے جو دھرتی پر ہی نہیں بلکہ جنت میں فرشتوں کی گواہی پر انسان اول حضرت آدم علیہ السلام کا نکاح حضرت حوا سے ہوا تھا، پھر دھرتی پر تقریبا ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبراں میں چند کو چھوڑ کر سبھوں کی زندگی میں اس کی بہار نظر آئی ہے۔ گلشن انسانیت کی بہاریں، نسل انسانی کی بقا، سماج ومعاشرہ کی پاکیزگی ہر جگہ اس کی جلوہ نمائی کا نرالا انداز نظر آتا ہے، اور ہر جگہ اس کے ذریعہ سماج کی رونق اور اس کی کہکشاں سے انسانی زندگی کو نئی روشنی اور حسین بہاریں ملتی ہیں۔ سہرا کی برکتوں سے جو سماج جنم لیتا ہے اس میں آسمانی کہکشاں کا جمال بھی ہے اور گلشن میں کھلے ہوئے پھولوں کی بہار بھی، اور اس میں صبح کے شبنم کی پاکیزگی بھی ہے اور نسیم سحر کی خرام نازی بھی، اسی لیے اسے ہر دور میں ایک پاکیزہ رشتے کے روپ

میں دیکھا گیا ہے اسلام نے اس کی پاکیزگی کو جس حسین انداز میں پیش کیا اس نے سماج کو اتنا پاکیزہ بنادیا کہ اس سے بہتر سماج کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

نکاح کے فضائل اور اس کی برکتوں پر صدیوں سے لکھا جا تا رہا ہے اور شام ابد تک لکھا جائے گا مگر وہ سلسلہ نہ کبھی ختم ہوا اور نہ ختم ہوگا۔ اس سلسلہ میں ''شیخ الاسلام العلامہ ابن حجر ہیتمی مکی'' علیہ الرحمہ کی ایک مایہ ناز تصنیف ''الافصاح عن احادیث النکاح'' ہے جس میں شیخ الاسلام نے نکاح کے متعلق وارد شدہ احادیث واثار کا عظیم ذخیرہ جمع فرمایا ہے، مگر یہ چونکہ عربی میں تھی اس لیے خواطر خواہ لوگ اس سے استفادہ پر قادر نہیں تھے، تو اس عظیم علمی امانت کو آج عزیز القدر ،محبّ گرامی حضرت مفتی محمد روشن رضا مصباحی ازہری نے اردو میں منتقل کر کے قوم کو ایک عظیم علمی اثاثہ عطا کیا ہے۔

مترجم موصوف ایک علمی وادبی شخصیت ،اردو کے عظیم ادیب اور شعلہ بار مقرر و خطیب ہیں۔ الجامعة الاشرفية مبارک پور سے فضیلت واختصاص کے بعد مدرسہ اصلاح المسلمین و دار الیتامی ،رائے پور چھتیس گڑھ تشریف لائے۔ قابل و ذی استعداد تو پہلے سے تھے ہی مگر خلیفہ اعلی حضرت محسن ملت حضرت علامہ محمد حامد علی فاروقی علیہ الرحمہ کی نگاہ فیض نے ایسا جلوہ دکھایا کہ مدرسہ اصلاح المسلمین کی جانب سے نمائندہ بن کر بغرض حصول تعلیم علوم اسلامیہ کی مرکزی دانش گاہ جامعة الازهر الشريف تشریف لے گئے، جس کے علمی فیضان نے آپ کو آسمان علم و

ادب کا نیر درخشاں بنادیا۔

مترجم موصوف نے نہایت ہی سلیس وشیریں وبامحاورہ اردو ترجمہ کیا ہے، امید ہے اس علمی مجموعہ سے ایک عالم فیضیاب ہوگا، جہاں جہاں یہ کتاب پہونچے گی مترجم کی علمی شخصیت کا لوہا بھی منواتی جاے گی اور تجرد وتبتل کی زندگی گزارنے والوں کے لیے مشعل راہ بن کران کی زندگی کو بھی روشن کرے گی

دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقہ وطفیل انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق مرحمت فرماے اور اس کتاب کو ذخیرہ آخرت بناے۔ آمین بجاہ النبی الامین الکریم ﷺ۔

خادم العلم والعلما:

محمد علی فاروقی

سربراہ اعلی مدرسہ اصلاح المسلمین، راے پور

۱۷/جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۲/فروری ۲۰۲۰ء

تقدیم

ماہرِ علم و فن حضرت علامہ مولانا محمد ہارون مصباحی صاحب، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ یوپی

دسویں صدی ہجری میں ایک جلیل القدر عالم دین گزرے ہیں جنہیں علمی دنیا میں ''شیخ الاسلام علامہ ابن حجر ہیتمی مکی'' کے نام سے جانا جاتا ہے اور جن کی مشہور زمانہ کتاب ''الصواعق المحرقة علی اهل الرفض و الزندقة'' اہل حق کے لیے ایک عظیم علمی سرمایہ ہے۔

شیخ الاسلام کی اس کتاب مستطاب سے ان کی علمی جلالت شان، دینی غیرت وحمیت اور حق گوئی و بے باکی کا ہر صاحب علم اچھی طرح اندازہ لگا سکتا ہے۔اللہ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تربت پر اپنی رحمتوں کی بھرن برسائے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمۃ کی کثیر تصنیفات میں سے ایک ''الافصاح عن احادیث النکاح'' بھی ہے۔شیخ الاسلام نے اس کتاب میں نکاح کے متعلق مستند احادیث جمع کی ہیں اور ہر حدیث کے بعد اس کے تخریج کرنے والے ائمہ حدیث کا ذکر کیا ہے ،تا کہ لوگ نکاح سے متعلق موضوع احادیث یا فرضی باتوں میں نہ پڑ کر ان احادیث کو یاد کریں،اور نکاح کے فضائل و احکام پر مشتمل ان مستند احادیث کو بیان کریں اور جھوٹی احادیث بیان کرنے کے

گناہ عظیم سے محفوظ رہیں۔اس کتاب کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر ضرورت اس بات کی تھی کہ اسے عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی منتقل کیا جائے تاکہ عربی زبان سے ناآشنا لوگ بھی اس کتاب سے استفادہ کرسکیں۔

قابل مبارک باد ہیں جواں سال عالم دین مفتی محمد روشن رضا مصباحی ازہری زید مجدہ،استاذ ومفتی مدرسہ اصلاح المسلمین رائے پور،چھتیس گڑھ کہ انھوں نے اس ضرورت کا احساس کیا اور اپنی **شادی خانہ آبادی** کے موقعے پر اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا اور اس کو"نکاح کی حقیقت،احادیث وآثار کی روشنی میں" کا نام دیا۔

موصوف نے ترجمے میں اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ ترجمہ محض ترجمہ نہ ہو، بلکہ انداز ایسا ہو کہ قاری کو ترجمہ کے بجائے مستقل کتاب کا گمان ہو تاکہ وہ کسی مقام پر الجھن یا اکتاہٹ کا شکار نہ ہو۔

اسی نکتہ نظر سے موصوف کی طرف سے کتاب کا من وعن ترجمہ نہیں کیا گیا ہے، بلکہ اصل کتاب میں مذکور بعض چیزوں کو ترجمے میں شامل نہیں کیا گیا اور بعض چیزوں کا اضافہ کیا گیا ہے مثلا:

(۱) احادیث کی کتابوں کے موجودہ نسخوں سے صفحہ اور جلد کی تعیین کے ساتھ حوالے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(۲) علامہ ابن حجر ہیتمی مکی علیہ الرحمہ نے ہر حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کی تخریج کرنے والے ائمہ حدیث کا ذکر مع کتاب کیا ہے۔لیکن ترجمے میں تخریج کو شامل

نہیں کیا گیا ہے، بلکہ یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ وہ حدیث جن کتابوں میں مذکور ہے ان میں سے دو تین کتابوں کی جلد اور صفحہ یا حدیث نمبر کی تعیین کے ساتھ حوالہ دے دیا گیا ہے تاکہ اگر قاری حدیث کی کتاب میں اس حدیث کو دیکھنا چاہے تو اس کی راہنمائی ہوسکے۔

(۳) شیخ الاسلام نے اپنی اس کتاب میں بہت سے مقامات پر حدیث ذکر کرنے کے بعد حدیث میں موجود مشکل کلمات کا معنی بھی بتایا ہے۔لیکن ترجمے میں اس کا التزام نہیں کیا گیا ہے، متن حدیث میں ان کلمات کا ترجمہ ہو جانے کی وجہ سے الگ سے ان کا معنی بیان نہیں کیا گیا ہے تاکہ قاری کو تکرار کا گمان نہ ہو، البتہ جہاں کلمات کے اصل معانی کے ساتھ کچھ دیگر فوائد بھی بیان کیے گئے ہیں وہاں ان فوائد کا ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

(۴) علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ نے کتاب کے آخر میں حقوق زوجین سے متعلق احادیث کا ایک ذخیرہ بھی جمع کیا ہے، ترجمے میں اس حصے کو بھی شامل کیا گیا ہے اوران احادیث کی تخریج بھی کر دی گئی ہے۔

(۵) کوشش یہ کی گئی ہے کہ ترجمہ آسان اور سلیس ہو، لب ولہجہ شیریں ہو اور زبان و بیان اثر آفرین ہو، ساتھ ہی ساتھ ترجمہ غلطیوں سے پاک ہو۔

اب کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اسے پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کی موصوف مترجم اپنی ان کوششوں میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ چونکہ موصوف ایک ذی استعداد عالم دین ہیں اور انھوں نے ہندوستان کی مرکزی دینی درسگاہ

الجامعة الاشرفیة مبارک پور سے فضیلت واختصاص کی تکمیل کے بعد علوم اسلامیہ کے عالمی مرکز جامعة الازھر الشریف ،قاہرہ مصر سے بھی اکتساب علم کیا ہے،اس لیے امید ہے کہ ان کی یہ علمی کاوش آپ کو پسند آئے گی۔

ہم عزیز گرامی مفتی محمد روشن رضا مصباحی ازہری کو ان کی اس علمی و دینی خدمت پر تہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے ،ان کی اس کتاب کو قبول عام عطا فرمائے اور مزید دینی و علمی خدمات انجام دینے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ہم اللہ کی بارگاہ میں ان کی ازدواجی زندگی کی خوش حالی کے لیے بھی عرض گزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولی ان کے اس رشتے کو ان کے لیے دین و دنیا کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔آمین یا رب العالمین والحمد لله رب العالمین و صلى الله على خير خلقه محمدوعلى آله و صحبه اجمعين۔

خادم العلم و العلما:

محمد هارون المصباحی

الاستاذ :الجامعة الاشرفية

مبارك فور، اعظم جره،(الهند)

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

(۱) حضرت علی وعبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جوانوں کے گروہ! تم میں جو شخص نفقہ پر قادر ہو اسے چاہیے کہ شادی کر لے، کیونکہ یہ نگاہوں کو نیچی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔ اور جسے نفقہ پر قدرت نہ ہو تو وہ روزہ رکھے کیوں کہ یہ شہوت کو ختم کرنے والا ہے۔

(رواہ البخاری ج ۹، ۱۶ ومسلم ج ٤ ،ص۱۲۸، مسند احمد بن حنبل ج،۱۔ص ۳۷۸، ابن ماجہ، حدیث ۱۸٤۵)

امام طبرانی نے اوسط میں روایت فرمایا: ''علیکم بالباءۃ'' سے مراد نکاح ہے اور جسے اس کی قدرت نہ ہو وہ روزہ کو لازم پکڑے، کیوں کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔ (مجمع الزوائد،ص۲۰۲)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا ایک گروہ حضور ﷺ کے پاس آیا۔ ان میں سے بعض نے کہا: میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا، اور دوسرے شخص نے کہا: میں گوشت نہیں کھاتا ہوں اور تیسرے نے کہا: میں بستر پر نہیں سوتا ہوں، تو اس کی خبر حضور ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے خطبہ دیا: اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ جو اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں، جب کہ میرا معمول یہ ہے کہ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی

بھی کرتا ہوں ،تو سنو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(رواہ البخاری ،فتح الباری صفحہ ۳۰٤، ج ۹۔ و مسلم صفحہ ۱۲۹ ،ج ۳)

امام بخاری نے اس روایت کو بھی نقل فرمایا۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ان سے فرمایا۔کیا تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ہاں! تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں ،افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے ملامست بھی کرتا ہوں، تو سنو! جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(فتح الباری، صفحہ ،۱۰٤، ج ۹۔ مسلم ،ص۱۲۹،ج،٤)

امام احمد بن حنبل و امام ابوداؤد رضی اللہ عنہما نے نقل فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے **تَبَتُّلُ** (عورتوں سے علاحدگی) کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام نے ان سے ارشاد فرمایا: تم میری سنت سے اعراض کرتے ہو؟ تو جواب دیا، نہیں واللہ میں تو آپ ہی کی سنت چاہتا ہوں، تو حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا، میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں ،افطار بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، تو اے عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہارے گھر والے کا بھی تم پر حق ہے، تو تم ایسا کرو کہ روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو، اور نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو۔

(المسند الاحمد بن حنبل ج،ا صفحہ ۲٦۸، مختصر ابن ابی داؤد حدیث نمبر ۱۳۲۳)

حضرت عکرمہ وغیرہ سے منقول ہے کہ آیت کریمہ ''**یـا ایھا الذین آمنو**

لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم و لا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین.(آیۃ ۸۷/سورۃ المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ نے جن پاکیزہ چیزوں کوتمہارے لیے حلال فرمایا ہے اس کوحرام نہ کرواور نہ حد سے بڑھو، بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے والے کو پسندنہیں فرماتا۔

اس آیت کریمہ کا سبب نزول حضرت عثمان بن مظعون وحضرت علی اورصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک دوسری جماعت کا عمل ہے، جنہوں نے عورتوں سے علاحدگی اختیار کر لی تھی، اوراپنے گھروں میں بیٹھ گئے تھے، اور بیوی سے کنارہ کش ہو گئے تھے، اور حلال کھانے اورلباس کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا تو اللہ نے انہیں اس عمل سے روکتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔(مختصر ابن کثیر، ج،اصفحہ۵۴۲،)

’’**لیس منی**‘‘ کا معنی یہ ہے کہ وہ میری اقتدا کرنے والوں سے نہیں ہے‘‘۔ یہ معنی اس وقت ہوگا جب اس سے مراد سنت پرعمل سے اعراض لیا جائے، مگر جب اس اعراض کے ساتھ استخفاف سنت بھی مل جائے تو اس وقت یہ معنی ہوگا کہ’’وہ میری ملت کا نہیں‘‘ ملت سے مراد اسلام ہے۔ کیوں کہ اب اس نے کفر کا ارتکاب کرلیا، ہمارے اکابر نے اس کی نظیر کے طور پر یوں صراحت فرمائی ہے کہ جیسے اگر کسی سے کہا گیا: اپنے ناخن کوتراشو! تو اس نے سنت سے اعراض کرتے ہوئے کہا: میں اس عمل کو نہیں کروں گا یعنی سنت کے استخفاف کے ساتھ تو اس نے کفر کیا۔

علامہ طبرانی نے نقل فرمایا ہے، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ہرگز کسی جاندار کے لیے وقت کو مؤخر نہیں فرماتا جب اس کا مقررہ وقت آجائے ہاں مگر یقیناً عمر کی زیادتی نیک اولاد کی صورت میں اللہ بندے کو عطا کرتا ہے، یہ اولاد اس کی موت کے بعد اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں اوران کی دعائیں اسے پہنچتی ہیں۔

(نوادرالاصول صفحہ۲۸۴)

دیلمی نے دوطریقوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ امت محمدﷺ کے بچوں کو عرش کے نیچے حوض کے پاس جمع فرمائے گا۔ تو ان کی جانب متوجہ ہوکر اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا : مجھے کیا ہوگیا کہ میں تم سب کو سربلند نہیں دیکھ رہا ہوں؟ وہ بچے کہیں گے، اے ہمارے رب! ہمارے والدین پیاسے ہیں اور ہم لوگ ان حوضوں میں ہیں، تو ان کی طرف اشارہ کیا جائے گا کہ ان برتنوں کو اس پانی سے بھرو پھر صف میں داخل ہو کر اپنے والدین کو سیراب کرو، پانی پلاؤ۔ (منتخب کنز العمال، بھامش المسند، صفحہ۳۹۱، ج٦)

حضرت اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! میرے گھر میں ایک بچہ کی ولادت ہوئی ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کی جگہ کوئی جانور پیدا ہوتا تو اچھا تھا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایسا نہ کہو! کیونکہ ان بچوں میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور جب یہ وفات پا جائیں تو باعث اجر وثواب ہیں اور اگر تو ایسا کہتا ہے تو سنو! ان میں کچھ بزدل اور بخیل کرنے والے بھی ہیں، یعنی اولاد والدین کو بزدل اور بخیل بنا دیتی ہے۔

(المعجم الکبیر، ج۲، صفحہ۲۳۶، للطبرانی، صفحہ۳۹۱، ج٦)

(دوسری صدی کے شروع میں بہتر وہی ہے جو خفیف الحاذ ہو یعنی جس کے پاس نہ مال ہو نہ اولاد) (مسندابو یعلی)

دیلمی نے خبر دی کہ لوگوں کے اوپر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس کے لیے کتے کے بچے کو دیکھنا اس سے بہتر ہوگا کہ وہ اپنی صلب سے اولاد دیکھے۔

(کشف الخفا ج ۲ صفحہ ۵٤۱)

طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تخریج فرمائی اور ابونعیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی روایت کی کہ ''تم میں سے کسی کا ایک سو چون سال کے بعد کتے کے بچے کی پرورش کرنا بہتر ہوگا اس سے کہ وہ اپنی صلبی اولاد کی پرورش کرے۔ (الهیشمی فی مجمع الزوائد ،صفحہ ۵٤۱ ، ج۴)

مسند ابویعلی میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ جس کی نماز اچھی ہو، اور اولاد کثیر ہوں اور مال قلیل ہو اور اس نے مسلمانوں کی غیبت نہیں کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ اس طرح متصل ہوگا (دو انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ (الهیشمی فی مجمع الزوائد صفحہ ۲۵٦ ،ج ١٠)

ابن ماجہ نے روایت کی کہ بے شک اللہ تعالیٰ فقیر، قناعت شعار، صاحب اولاد کو پسند فرماتا ہے۔ (ابن ماجه، حدیث نمبر ٤١٢١)

امام بخاری و مسلم نے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان اپنے بال بچوں پر کچھ اللہ کی رضا کے حصول کے لیے خرچ کرتا ہے تو یہ صدقہ ہے، جب بھی اور جو چیز بھی خرچ کرے وہ صدقہ ہی ہوگا حتی کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ (فتح الباری ج۹ صفحہ نمبر ۴۹۷ و مسلم ج۵ صفحہ ۷۱)

یوسف خصاف نے نقل فرمایا کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنی امتی پر عورت سے زیادہ کسی فتنہ کا ڈر اور اندیشہ نہیں ہے۔

(کشف الخفاء ج ۲ صفحه ۲۳)

طبرانی نے بیان فرمایا: حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد عورت سے زیادہ مضر کسی فتنہ کو نہیں چھوڑا۔(یعنی سب سے بڑا فتنہ عورت ہے۔

(المعجم الکبیر ج ، ۱ صفحه ٤١٥)

مسلم کی راویت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے عورتوں سے زیادہ ناقصات عقل ودین نہیں دیکھا۔

(المسلم ج ۱، صفحه ٦١، ورواه احمد و الترمذی و ابن ماجه)

دارقطنی نے نقل فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مرد ہمیشہ خیر پر ہی رہے گا جب تک عورتوں کی اطاعت نہ شروع کردے۔

تنزیه الشریعة ج ۲، صفحه ۲۱،)

(۳) سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے چار خصائص وفضائل کی وجہ سے نکاح کیا جائے گا۔اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کی وجہ سے، اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے، تو دیندار کو ترجیح دو، کیوں کہ یہ باعث برکت ہے۔

(المسند ج ۱، صفحه ٤٢٨، فتح الباری ج ۹، صفحه ۱۳۲ھ۔ مسلم ج ٤، صفحه ۱۷٥)

ابن ابی شیبة نے روایت کی کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عورت سے تین خصلتوں میں سے ایک کی وجہ سے نکاح کیا جائے گا، مال کی وجہ سے، حسن

و جمال کی وجہ سے، اور دین کی وجہ سے تو تمہارے اوپر لازم ہے کہ دیندار اور با اخلاق عورت کو ترجیح دو کیوں کہ اللہ اس میں برکت دے گا۔ یعنی اللہ تیرے ہاتھ کو بے نیاز کر دے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبة ،ج ٤، صفحه ٣١٠)

حضور علیہ السلام نے فرمایا: عورتوں سے ان کے حسن کی وجہ سے نکاح نہ کرو، ممکن ہے کہ ان کا حسن انہیں حق سے پھیر دے، اور نہ ان کے مال کی وجہ سے شادی کرو قریب ہے کہ ان کا مال انہیں سرکش بنا دے، مگر شادی کرو تو دینداری کی وجہ سے کیونکہ سیاہ رنگ کی ناک کٹی دیندار عورت بہتر ہے اس عورت سے جو حسین ہو اور بے دین ہو۔

(سنن ابن ماجه رقم حديث ١٨٥٩ م، سنن البيهقى، ج ٧م صفحه ٨٠م)

دیلمی نے روایت کی کہ ''عورت کے چہرے کے حسن کو اس کے دین کے حسن پر ترجیح نہیں دیا جائے گا، جس نے کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کیا تو اللہ اسے اس کے مال و جمال سے محروم کر دے گا۔ بعض حفاظ حدیث نے اس حدیث کے حوالہ سے فرمایا: میں اس کی عبارت سے واقف نہیں، لیکن ابونعیم نے حلیۃ الاولیا میں عبد السلام بن عبد القدوس کی حدیث کو حضرت ابراہیم سے اور وہ حضرت انس سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''جس شخص نے کسی عورت سے اس کی عزت وشہرت کی وجہ سے شادی کیا تو اللہ اس کی ذلت میں ہی زیادتی کرے گا، جس نے کسی عورت کے مال کی وجہ سے شادی کیا تو اللہ اس کے فقر وغربت میں ہی اضافہ فرمائے گا۔ جس نے کسی عورت کے حسن کی وجہ سے شادی کیا تو اللہ اس کی دناءت وخساست میں ہی اضافہ فرمائے گا اور جس نے اس عورت سے اپنے نگاہ کی

عصمت وشرمگاہ کی حفاظت کے لیے اور صلہ رحمی کے لیے شادی کیا تو اللہ اس مرد کو اس میں برکت دے گا اور اس عورت کو اس مرد میں برکت عطا کرے گا۔ شیرازی نے اپنے القاب میں حضرت علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے اس کے دین وجمال کی وجہ سے شادی کرے تو اللہ اس میں برکت عطا فرماتا ہے ۔

(الفتح الکبیر ج ۱ صفحہ ۹۳)

ابونعیم نے حلیۃ الاولیا میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضور علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خوبصورت ، حسین عورت اور ہریالی وسبزہ زار کی طرف دیکھنا بصارت میں اضافہ کرتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاج ۳ صفحہ ۲۰۱)

(۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نکاح کا حکم دیتے تھے اور عورتوں سے علاحدگی کو شدت سے منع کرتے تھے۔اور فرماتے تھے زیادہ بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو کہ میں قیامت کے دین تمہاری کثرت کے ذریعہ انبیاء پر فخر کروں گا۔

(المسند احمد بن حنبل ج ۳، صفحہ ۱۰۰۸ و البیھقی ج۷، صفحہ ۸۱)

ابوالشیخ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،اور رامھرمزی امثال میں نقل فرمایا ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کی تین قسمیں ہیں (۱) ایک قسم ان عورتوں کی ہے جو برتن کی طرح ہیں جامد ہوتی ہیں اور بچے جنتی ہیں۔(۲) دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو بیماری کی طرح

ہیں۔(۳) تیسری قسم ان عورتوں کی ہے جو زیادہ بچے جننے والیاں ہیں، یہ محفوظ ہیں یہ ایمان کے تحفظ میں اپنے شوہر کی اعانت کرتی ہیں اور یہ عورتیں خزانہ سے بھی بہتر ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج ٤، صفحه ٣٠٩)

حضرت علی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن اپنے رب کے پاس اس کی برکت کو پہچانے گا اس طور پر کہ وہ موت سے پہلے اپنے بیٹے کو مکمل جوان دیکھ لے۔ (کنز العمال بهامش المسند ج ٤، صفحه ٣٩١)

(۵): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشادفرمایا ''ساری دنیا برتنے کا سامان ہے دنیا کی بہترین دولت ومتاع نیک بیوی ہے۔ (امام احمد فی مسنده ج ٢، صفحه ١٦٨ ـ سنن النسائی ج ٦، صفحه ٦٩ ـ ابن ماجه حدیث ١٨٥٥)

حاکم نے مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضورعلیہ السلام نے فرمایا: جیسے اللہ نے نیک بیوی عطا کیا تو اللہ نے نصف دین کی تکمیل پر اس کی اعانت کردی تو اب اسے چاہیے کہ وہ دوسرے نصف کی تکمیل میں اللہ سے ڈرے۔ (المستدرك ج ٢ ، صفحه ١٦١)

ابن ماجہ وطبرانی نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورعلیہ السلام نے فرمایا: مومن نے تقوی کے بعد اللہ کی بارگاہ سے نیک بیوی سے بہتر کسی چیز کا استفادہ نہیں کیا، اگر اس کو حکم دیا تو وہ بجالائی، اگر اس کی طرف دیکھا تو مسرور ہو گیا، اگر اس کی قسم کھائی تو اس کو پورا کیا، اور اگر وہ بیوی کے پاس سے غائب ہوا تو اپنی جان اور شوہر کے مال کی حفاظت کی۔

(المعجم الکبیر ج ۸ صفحہ ۲٦٤)

ایک روایت میں ہے کہ سب سے بہتر فائدہ جس کو مسلمان نے اسلام کے بعد حاصل کیا وہ نیک وخوبصورت بیوی ہے جب اس کی طرف دیکھے تو خوش ہو جائے، جب اس کو حکم دے تو اطاعت کرے، اور اس کے غائبانہ میں اس کے مال اور اپنی جان کی حفاظت کرے۔

ابن ابی شیبۃ وحاکم وبیہقی وغیرہم نے تخریج کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "قسم خدا کی کسی آدمی نے اسلام کے بعد نیک خلق وحسین بیوی سے زیادہ کسی چیز سے فائدہ حاصل نہیں کیا، اور واللہ کسی انسان نے شرک باللہ کے بعد بدخلق، چرب زبان بیوی سے زیادہ کسی بری چیز سے استفادہ نہیں کیا، واللہ ان عورتوں میں کچھ غنیمت سی ہیں مردان سے کچھ بھی نہیں دینا چاہتا، اور کچھ گلے کے پھندے جیسی ہیں ان سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھا پاتا۔ (نسائی ج ٦، س ٦٨، حاکم ج ٢، ص (١٦١)

(٦) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے کہا: جب انہوں نے خبر دی کہ ثیبہ سے شادی کی ہے۔ اے جابر! باکرہ سے شادی کیوں نہیں کی، تم اس کو کھیلاتے اور وہ تمہیں کھیلاتی۔ تم اس کو ہنساتے اور وہ تم کو ہنساتی۔

(فتح الباری ج ۹ صفحہ ۵۱۳، مسلم ج ٤ صفحہ ۱۷٦، النسائی ج ٦، صفحہ ٦۱)

امام مسلم کی روایت میں ہے کہ "کنواری عورت اور اس کا لعاب کہاں ہے۔

(مسلم ج ٤ صفحہ ۱۷۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے باکرہ عورتیں لازم ہیں کیوں کہ وہ میٹھی زبان اور صاف رحم والیاں ہیں، مختصر عمل سے راضی ہونے والی ہے۔(فتح الکبیر، ج ۲ ، صفحہ ۲۳۶)

ایک مرسل روایت میں ہے۔ تمہارے اوپر جوان کنواری عورتیں لازم ہیں تو ان سے نکاح کرو کیونکہ وہ کھلے رحم، اخلاق منداورشیریں زبان والی ہے۔ یقیناً مومنین کے بیوی بچے جنت کی درختوں کے سبز چڑیوں میں ہے۔ ان سب کے باپ حضرت ابراہیم ان کی کفالت کردیں گے۔(مصنف بن ابی شیبة ،ج ٤، صفحہ ٤١٦)

سعید بن منصور نے تخریج کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ ایک ایسی جوان عورت کولایا گیا جس کی شادی ایک بوڑھے مرد سے کردی گئی تھی تو اس عورت نے اس کا خون کردیا، تو عمر نے کہا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور مرد کو چاہیے کہ اپنے مشابہ کسی عورت سے نکاح کرے اور عورت کو چاہیے کہ اپنے مثل مرد سے شادی کرے۔ (کنزلعمال بھامش المسند، ج ٦ صفحہ ٣٩٦)

(۷) حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے جننے والی کالی عورت اس حسینہ سے بہتر ہے جو بچے نہیں جنتی، میں تمہاری کثرت کے ذریعہ فخر کروں گا، حتیٰ کہ وہ ناتمام بچے (یعنی جو رحم سے ساقط ہوجاتے ہیں) جنت کے دروازے پر ناراض ہو کر کھڑے ہوں گے، ان سے کہا جائے گا، جنت میں داخل ہو جاؤ، تو وہ کہیں گے ، اے میرے رب! میرے والدین کہاں جائیں گے؟ تو اس کو کہا جائے گا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ۔ (المعجم الکبیر ج۱۹ ص ٤١٦)

امام ترمذی نے محمد بن سیرین سے مرسلاً روایت کیا ''حسن و جمال والی بانجھ عورت کو چھوڑ دو، اور بچے جننے والی سیاہ عورت سے شادی کرو۔ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت کے ذریعہ فرحت محسوس کروں گا۔

(مصنف عبد الرزاق ج ٦، ص ١٠٣٤٣، الفتح الکبیر ج ٢، ص ١١٢)

طبرانی نے روایت کیا حضور نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں وہ سیاہ رنگ کی بچے جننے والی عورتیں ہیں۔

(المعجم الکبیر ج١٩ ص ١٤٠)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں آیا عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایک حسب ونسب والی عورت سے محبت ہوگئی ہے مگر وہ بچے نہیں جنے گی تو کیا میں اس سے شادی کرلوں۔ تو حضور نے اسے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ آیا، تو پھر منع فرمایا۔ حتیٰ کہ تیسری بار آیا تو حضور نے پھر بھی اسے منع فرمایا اور کہا زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو کہ میں تمہاری کثرت سے حشر میں فخر کروں گا۔ (النسائی ج ٦ ،ص ٦٦ ۔ الحاکم ج ٢ ص١٦٢ ۔ البیهقی ج ٧ ص ٨١)

روایت میں مذکور ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کیا تو اس عورت کے بال سفید ہوگئے مگر اس نے بچہ نہیں جنا، پھر اس آدمی نے اس کو طلاق دے دیا اور کہا کہ گھر کے کونے میں پڑی ہوئی ایک چٹائی اس عورت سے بہتر ہے جو بچے نہیں جنتی اور شہوت سے زیادہ قریب ہو اور میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرو، میں قیامت کے دن تمہاری کثرت سے اگلے انبیا کی امتوں پر فخر کروں گا۔

(۸) حضرت ابوامامۃ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کرو میں کثرت امت کے ذریعہ فخر کروں گا۔ اور تم لوگ نصاریٰ کے پادریوں کی طرح نہ ہوجاؤ کہ شادی ہی نہ کرو۔ (سنن البیهقی ج ۷ ص ۷۸)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میرے چہرے پر داڑھی نکلنے سے پہلے ہی فرمایا: اے ابن جبیر! کیا تم نے شادی کرلی؟ میں نے کہا: نہیں، اور ابھی مجھے اس کا ارادہ بھی نہیں ہے، راوی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اے ابن جبیر! سنو نکاح کے ذریعہ اللہ ان امانتوں کو نکالے گا جس کو اس نے تیرے صلب میں ودیعت کیا ہے۔ (مصنف ابن عبدالرزاق ج ۷ ص ۱۲۵۸۱)

حضرت جبیر ہی سے ایک روایت ہے فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے مجھ سے فرمایا۔ تم نے شادی کر لی؟ تو میں نے کہا: نہیں تو فرمایا۔ شادی کرو، کیوں کہ تم میں سب سے بہتر وہی ہے جس کی نسل زیادہ ہو۔

(الحاکم للمستدرك ج۲ ص ۱۶۰)

طبرانی نے حضرت ابودردا سے روایت کی کہ، یقیناً اللہ عزوجل کسی جان کو نہیں بخشتا جب اس کا وہ وعدہ آجائے، اور سنو زیادتی عمر یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے کو نیک اولاد عطا کرتا ہے تو وہ بچے اس کی موت کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اس کی قبر میں ان کی دعائیں فائدہ پہنچاتی ہے۔ دراصل یہی زیادتی عمر ہے۔ (نوا در الاصول ص ٤)

(۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

مجھے اس دنیا کی تین چیزیں پسند ہیں (۱) عورتیں (۲) خوشبو (۳) اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(سنن النسائی ج ۲ ص ۸۳۔ المستدرك للحاكم ج ۲ ص ۱۶۰)

دیلمی نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بھوکا شکم سیر ہوتا ہے اور پیاسا سیراب ہوتا ہے مگر میں نماز اور عورتوں کی محبت سے سیراب نہیں ہوتا۔

امام احمد نے نقل فرمایا اپنی مسند میں کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ میں کھانے پینے کی چیزوں سے صبر کرسکتا ہوں مگر نماز اور عورت سے نہیں۔

(المقاصد للسخاوی ص ۱۸۰)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنی روزی نکاح میں تلاش کرو۔

(كشف الخفا، ج ۱ ص ۲۰۲ ـ المسند احمد ج ٦ ص ۳۹۰)

(۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں سے شادی کرو وہ مال لے کر آتی ہیں۔

(كشف الخفاء ج ۱، ص ۲۰۲)

امام ثعلبی حضرت ابن عجلان سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں آکر فقر وغربت کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے ضروری ہے کہ شادی کرلو۔ اللہ اس کی برکت سے محتاجی دور کردے گا۔

(كشف الخفاء ج ۱، ص ۲۰۳)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کے متعلق جو حکم دیا ہے اس کی اطاعت کرو تو اللہ نے جو بے نیازی اور برکت کا وعدہ کیا ہے پورا فرمادے گا۔ اللہ نے فرمایا "اگر وہ (یعنی شوہر) فقیر ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں بے نیاز کردے گا۔

(کنزالایمان ۔مختصر ابن کثیر ج ۲،صفحہ ۶۰۳)

حضرت قتادہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جو نکاح کے ذریعہ مالداری وغنا نہیں ڈھونڈتا۔ جب کہ اللہ خود فرماتا ہے۔ اگر وہ (شوہر) فقیر ہوں تو اللہ انہیں اپنے فضل سے بے نیاز کردے گا۔

(تفسیر قرطبی ج۱۲ ص ۲۴۱ ۔ مصنف عبد الرزاق ،ج۶ صفحہ ۱۰۳۸۵)

(۱۲) حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا نکاح کرو اور نسلیں بڑھاؤ میں تمہاری کثرت کے ذریعہ قیامت کے دن فخر کروں گا۔ (جامع المسانید ج۲،صفحہ ۱۳۰)

(۱۳) سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کا حق ہے کہ وہ اس بندے کی مدد فرمائے جس نے اللہ کے حرام کردہ چیزوں سے بچنے کے لیے نکاح کرے۔ (الجامع الصغیر، رقم ۳۷۵۰)

حضرت حارث بن اسامہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے ان عورتوں کے حوائج کی تکمیل کے لیے قرضہ لیا اور ادائیگی کیے بنا مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے قرض کو ادا فرمادے گا اور ایسے شخص کا ذکر کیا جو

اپنے نفس کے اوپر فتنہ کا خوف کرے کنوارے کی حالت میں تو وہ دَین/قرض سے پاک دامنی حاصل کرے۔

حضرت ابوامامہ اور جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تین لوگ ایسے جن کی مدد کرنا اللہ کا حق ہے ان میں ایک وہ ہے جو پاک دامنی کے لیے شادی کرے۔

(الجامع الکبیر ج ۲، صفحہ ۴۹۱)

(۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میری فطرت سے محبت کرے اسے چاہیے کہ میری سنت کی اقتدا کرے اور سنو میری سنت نکاح ہے۔ (سنن البیھقی ج۷، صفحہ ۷۸)

صحیحین کے علاوہ نے اس حدیث کو نقل فرمایا کہ بلاشبہ میری سنت نکاح ہے تو جو شخص مجھ سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ میری سنت کی اقتدا کرے۔

(ابن ماجه و سنن النسائی)

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میرے دین اور داؤد وسلیمان اور ابراہیم علیھم السلام کے دین پر ہوگا۔ تو اگر اس کے پاس نکاح کرنے کی گنجائش ہے تو وہ ضرور کرے، ورنہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اگر حالت جہاد میں اس کی شہادت ہوگئی تو اللہ حور عین سے اس کی شادی فرمائے گا۔ مگر یہ کہ جو والدین کا نافرمان ہو اور لوگوں کی امانتوں کے تلے دبا ہوا ہے تو اسے اختیار ہے۔

(۱۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نکاح میری سنت ہے جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں، تو

شادی کرو میں تمہاری کثرت سے فخر کروں گا اور جسے نکاح کرنے کی استطاعت ہو تو اسے چاہیے کہ نکاح کرے اور جو یہ قدرت نہ پائے تو اسے چاہیے کہ روزہ رکھے کیوں کہ یہی اس کے شہوت کا قاطع ہو گا۔ (سنن ابن ماجه، رقم ١٨٤٦)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس نے محتاجی کے خوف سے نکاح کو ترک کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ (مسند احمد بن حنبل، ج ٤، صفحه ٢٥١)

(١٦) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ شادی کر لیتا ہے تو گویا اس نے اپنا نصف ایمان مکمل کر لیا تو اب وہ باقی کے نصف کی تکمیل میں اللہ سے ڈرے۔ (الفتح الكبير ج ١، صفحه ٩٣)

(١٧) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نوجوان نے اپنی کم عمری میں شادی کر لیا تو شیطان آہ وفغاں کرتا ہے اور کہتا ہے، ہائے میری بربادی اس نے مجھ سے اپنا دین بچا لیا۔

(الکامل: ج ٣،صفحه ٩١٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ منقول ہے کہ انہوں نے اپنے غلاموں کو جمع فرمایا اور کہا تم لوگ اس عمر کو پہنچ گئے ہو کہ تمہاری شادی کی جا سکے تو تم میں سے جو شادی کرنا چاہے میں اس کی شادی کرا دوں گا۔ آدمی جب کبھی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ اس سے نور اسلام کو سلب کر لیتا ہے، پھر رب کی مرضی اگر اس کے نور کو لوٹانا چاہے تو لوٹا دیتا ہے یا روکنا چاہے تو روک لیتا ہے۔ اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جب کوئی زانی زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت مومن نہیں ہوتا، ایسے ہی جب کوئی چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جب کوئی شراب

نوشی کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

(فتح الباری، ج۱۲ صفحہ ۸۱۔الفتح الکبیر ج۳، صفحہ ۳٦۳)

(۱۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شادی شدہ انسان کی دو رکعت نماز کنوارے غیر شادی شدہ کی بیاسی رکعات نماز سے بہتر ہے۔ (تنزیھه الشریعة ج ۲ صفحه ۲۰۵)

اور ایک روایت میں ہے جس کو عقیلی نے نقل فرمایا ہے۔ متزوج کی دو رکعت غیر متزوج کی ستر رکعات سے بہتر ہے۔ (الضعفاء للعقیل، ٤ صفحہ۲٦٤)

(۱۹) سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں جو رُسلان عظام کی سنت ہے (۱) حیا (۲) خوشبو/عطر (۳) نکاح (۴) مسواک۔ (المسند احمد بن حنبل ج۵، صفحہ۴۱۳)

(۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں برے وہ ہیں جو کنوارے ہیں (یعنی جنہوں نے شادی نہیں کی) کیوں کہ متزوج کی دو رکعت غیر متزوج کی ۷۰/رکعات سے افضل اور بہتر ہیں۔ (الکامل ج۳، صفحہ ۹۱۳)

(۲۱) حضرت ابوذر وعطیہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہماری سنت نکاح ہے تم میں برے وہ ہیں جو کنوارے ہیں اور سب سے بری اور رذیل موت ان کنواروں کی ہے۔ (المسند احمد ج۵ صفحہ۱٦۳)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا جسے عکاف بن بشیر تمیمی کہا جاتا ہے۔ حضور

نے ان سے پوچھا۔اے عکاف کیا تمہاری کوئی بیوی ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا :نہیں ! پھر سرکار نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی باندی ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہانہیں! باندی بھی نہیں ہے۔پھر حضور نے پوچھا: کیا تو مالدار ہے؟ تو انہوں نے کہا،جی الحمد لله میں مالدار ہوں،تب یہ سن کر حضور نے فرمایا۔تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہے۔اور اگر تو نصرانی ہوتا تو ان کے پادریوں میں ہوتا،اور سنو میری سنت نکاح ہے اور تم میں برے وہ لوگ ہیں جو کنوارے ہیں اور تم میں بری موت ان کی ہے جو کنوارے مر گئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ تو شیطان کے بھائیوں میں سے ہوتا اگر تو ان نصاریٰ کے پادریوں میں ہوتا،اور تو انہیں میں سے ہے اور اگر تو ہم میں سے ہے تو اے عکاف! ہماری شان شادی کرنا ہے،یقیناً تم میں برے وہ لوگ ہیں جو کنوارے ہیں اور نیکوکار لوگوں کے لیے شیطان کے پاس عورت سے زیادہ مضبوط کوئی ہتھیار نہیں ہے،مگر جو ان میں شادی شدہ ہیں تو وہ لوگ مبرّا اور پاک ہیں تمہارے لیے خرابی ہو اے عکاف،کیا تمہیں نہیں معلوم یہی عورتیں حضرت داؤد و یوسف علیہما السلام کی بیوی رہ چکی ہیں اور تمہارے لیے خرابی ہو اے عکاف! شادی کرلو ورنہ تم گناہ گار لوگوں میں رہو گے۔تو عکاف نے کہا،اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ہماری شادی کرادیں تو حضور نے قلیل مدت میں ہی ان کی شادی ام کلثوم حمیری نام کی لڑکی سے کرادی۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۱، صفحه ۱۷۲)

امام احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور بیہقی کی روایت ہے کہ یا تو اگر تم نصاریٰ

کے پادریوں میں رہو گے تو تم انہیں میں سے ہو اور اگر تم ہم میں سے ہو تو ویسا ہی کرو جیسا ہم کرتے ہیں، ہماری سنت میں نکاح ہے اور تم میں برے وہی ہیں جو کنوارے ہیں۔ نیکوکار لوگوں کو حق سے پھیرنے کے معاملہ میں شیطان کے پاس عورتوں سے زیادہ مضبوط کوئی ہتھیار نہیں ہے۔ مگر جو شادی شدہ ہیں تو وہ لوگ مبرا و مطہر ہیں۔ تمہارے لیے خرابی ہو اے عکاف! تم شادی کرلو کیوں کہ یہیں عورتیں ایوب و داؤد و یوسف و کُرسُف کی بیویاں رہ چکی ہیں۔ تو لوگوں نے پوچھا۔ کُرسُف کون ہے یا رسول اللہ؟ تو حضور نے فرمایا کہ ایک شخص تھا جو سمندر کے ساحل کے پاس تین سو سال سے عبادت کرتا تھا۔ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا تھا۔ مگر وہ عابد ایک عورت کے عشق میں گرفتار ہو کر کفر کر بیٹھا اور ان ساری عبادات کو ترک کر دیا جو اس کی عادت تھی، پھر اللہ نے اسے اس کے بعض نیک اعمال کی وجہ سے ہدایت دی تو اس نے توبہ کیا اور اللہ نے توبہ کو قبول فرمالیا تیرے لیے بربادی ہو اے عکاف! شادی کرلو ورنہ گناہگاروں کی فہرست میں شمولیت ہو جائے گی۔

(المعجم الکبیر ج ۱۸ ص ۸۰، مجمع الزاوائد ج ۴ ص ۲۰۱۔ تنزیہ الشریعۃ ج ۲ ص ۲۰۶)

(۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر میری زندگی کا صرف ایک دن باقی رہتا تو اللہ سے اس حال میں ملتا کہ میرے ساتھ میری بیوی بھی ہو۔ کیونکہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”تم میں برے وہ لوگ ہیں جو کنوارے ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ٤ ص ٢٥١ ۔ابن الجوزی فی الموضوعات ج ٢ ص ٢٥٨)

دیلمی نے تخریج کی کہ حضور علیہ السلام نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ شادی کر لو، کنوارہ رہ کر نہ مرو اور سنو! ہر کنوارے جہنمی ہیں۔ (هامش المسند احمد بن حنبل ج٦ ص ٣٩٢)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو استطاعت کے باوجود شادی نہیں کرتے اور غیر محارم کو اپنی بھوکی پیاسی، نظروں کا شکار بناتے ہیں اور بسا اوقات کچھ نا عاقبت اندیش معاذ اللہ زنا جیسے قبیح فعل کا ارتکاب کر لیتے ہیں وہی بد باطن اس حدیث میں مراد ہیں۔ قطعاً اس حدیث کا حکم مطلق نہیں کیونکہ ہمارے سینکڑوں ایسے علمائے ربانیین و عارف باللہ گزرے ہیں جنہوں نے خدمت دین کے لیے خود کو وقف کر دیا اور اس دنیا و مافیھا سے اس قدر بے نیاز ہوئے کہ انہیں زواج کی ضرورت ہی نہیں محسوس ہوئی۔ جیسا کہ میں نے جامعة الازھر الشریف، قاھرہ مصر میں دورانِ تعلیم ایک کتاب بنام "العلماء العزاب الذین آثروا الدین علی الزواج" پڑھی اس کتاب میں تقریباً دو سو علما کا ذکر ہے جنہوں نے کبھی شادی نہیں کیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں اپنے آپ کو جماع پر مجبور کرتا ہوں اس امید سے کہ اللہ میرے صلب سے کوئی ایسی اولاد نکالے جو اللہ کی تسبیح بیان کرے۔ (سنن البيهقي، ج٧ ص ٧٩)

حضرت عمر نے ایک شخص سے کہا کہ نکاح سے تمہیں نہیں روکتے ہیں مگر عجز یا بدکاری۔ (لفتح الكبير ج ٩ ص ١١١)

آپ نے دوسرے موقع سے فرمایا، میں اس جوان سے نفرت کرتا ہوں جس کی بیوی نہ ہو اور آپ نے فرمایا اگر مجھے یہ پتا ہو کہ میں اس دنیا میں صرف تین دن رہوں گا تو میں چاہوں گا کہ ان تین دنوں میں بھی شادی کر لوں۔

(عبد الرزاق فی مصنفه ،ج٦ ص،١٠٣٨٤)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ شادی نہیں کریں گے تو ان کی بہن ام المومنین حضرت حفصہ نے فرمایا ،اے میرے بھائی ! ایسا نہ کرو شادی کرلو اگر تمہاری کوئی اولاد ہوئی ،اگر وہ انتقال ہو گئے تو تمہیں ثواب ملے گا اور اگر زندہ رہے تو تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔

(البیهقی فی سننه ج٧ ص،٧٩)

(٢٣) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ تعالیٰ نے تمہارے بچے ہوئے پاکیزہ اموال میں زکوۃ فرض کیا اور میراث کو تمہارے بعد آنے والے لوگوں کے لیے مقرر فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو ایک ایسے خیر کی خبر نہ دوں جسے تم بطور خزانہ رکھتے ہو۔وہ نیک بیوی ہے جب اس کی طرف دیکھے تو خوش ہو جائے اور جب اس کو کسی امر کا حکم دے تو اطاعت کرے اور وہ اس کے غائبانہ میں اس کے مال و اپنے جان کی حفاظت کرے۔ (المستدرک للحاکم ج۲،ص،۳۳۲۔سنن البیہقی ج۴،ص۸۳)

(٢٤) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔اس نکاح کا اعلان کرو اور اسے مسجدوں میں کرو اور اس موقع سے دف بجاؤ۔ (حلیۃ الاولیاء ج۳ص ۲۶۵۔سنن البیہقی ج۷ص۲۹۰)

”شرح“ اس حدیث میں جو دف بجانے کا حکم دیا گیا اس کا مطلب یہ نہیں کہ موسیقی وڈی جے و دیگر آلات لہو ولعب کی اباحت پر دلیل بن گئی بلکہ دف یہ بالکل بغیر کسی راگ وسُر کے عرب والے اپنی تقاریب شادی و دیگر خوشی کے مواقع

پر بجاتے تھے اور اس حدیث میں بھی وہی مراد ہے۔

(۲۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس نکاح کے اظہار و اعلان کرو و نکاح مساجد میں کرو اور اس پر دف بجاؤ اور چاہیے کہ ولیمہ بھی کرے اگر چہ ایک بکری سے ہی کیوں نہ ہو۔ جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے اور وہ کالا خضاب استعمال کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اس عورت کو بتادے اور اس کو دھوکہ نہ دے۔

(سنن البیہقی ج ۷ ص ۲۹۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ "جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح دے تو اسے چاہیے کہ اس کے بال و جمال کے حوالہ سے استفسار کرلے کیونکہ بال بھی حسن ہے۔

(الفتح الکبیر ج ۱ ص ۱۰۵)

اس حدیث میں سیاہ خضاب کا ذکر آیا تو اسے عموم پر محمول نہ کیا جائے بلکہ مخصوص اوقات میں مخصوص حالات کے اندر جائز ہے یعنی مجاہد و غازی کے لیے مباح تھا کہ وہ استعمال کرے حکمت یہ تھی کہ اس سے دشمن مرعوب ہو اور میدان چھوڑ کر بھاگ جائے مگر آج چوں کہ یہ حالات نہیں ہیں اس لئے سیاہ خضاب لگانا جائز نہیں۔ عامہ کتب فقہ خطابی وغیرہ نے تخریج کی لیکن حافظ، علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کے بعض اسناد میں ضعف ہے، فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ولیمہ کے کھانے کا ذکر ہوا، تو پوچھا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ ولیمہ کے کھانے میں ایسا ذائقہ ہے جو دیگر کھانے میں نہیں پایا جاتا

ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ کیا وجہ ہے کہ ولیمہ کے کھانے کی خوشبو ہمارے دیگر کھانے کی خوشبو سے زیادہ ہے، تو حضرت عمر نے فرمایا: میں نے حضور علیہ السلام کو ولیمہ کے کھانے کے متعلق فرماتے ہوئے سنا۔ اس میں جو خوشبو ہے وہ جنت کی خوشبو ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اس شخص کے لئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں برکت کی دعا فرمائی اور اس کی پاکیزگی کی التجا کی۔ (منتخب کنزالکبیر ج ۱، ص ۱۹۵)

(۲۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نکاح علانیہ کرو اور پیغام نکاح چھپ کر دو۔

(الفتح الکبیر ج ۱ ص ۱۹۵)

امام بیہقی نے تخریج فرمائی کہ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ساتھ بنی زریق کی گلیوں سے گزرے تو سب نے گانے اور کھیلنے کی آواز سنی تو حضور نے فرمایا یہ کیا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ آج فلاں شخص کا نکاح ہے۔ جب حضور نے یہ سنا تو فرمایا اس نے اپنا دین مکمل کرلیا، یہ نکاح ہے، بدکاری نہیں اور سنو نکاح پوشیدگی اور چھپ کر نہیں کیا جائے گا بلکہ دف بجایا جائے یا آگ روشن کر کے دھواں دکھایا جائے۔ (سنن البیہقی ج ۷ ص ۱۹۰)

ایک بار حضرت عمر نے طبلہ کی آواز سنی تو پوچھا یہ کیا ہے؟ تو لوگوں نے کہا، نکاح، تب آپ نے فرمایا، نکاح علانیہ کرو۔ (سنن البیہقی ج ۷ ص ۱۹۰)

(۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور نے فرمایا: جس کسی نے اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ کسی فاسق سے کرایا تو اس نے اس کے

اوپر ظلم کیا اور اس کے رشتہ کو ختم کر دیا۔

(کتاب المجروحین، ج ۱ ص ۱۳۸)

(۲۸) حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ حرام اور حلال کے مابین خط امتیاز کھینچنے والی چیز تقریب نکاح میں دف بجانا اور علانیہ نکاح کرنا۔

(مسند احمد، ج ۳ ص ۴۱۸۔ سنن النسائی ج ۲، ص ۸۰)

شرح: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کے موقع سے دف بجانا اور نکاح کا اعلان کرنا حرام وحلال کے درمیان یعنی اس کے اور جواز روئے شرع حرام ہیں ان کے درمیان فصل کرتا ہے۔

(۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضور نے فرمایا۔ اپنے نطفہ کے لیے یعنی نکاح کے لیے مناسب رشتہ تلاش کرو اپنے برابر میں نکاح کرو اور ان کی طرف پیغام نکاح بھیجو۔

(سنن الدار قطنی، ج ۳ ص ۲۹۹۔ المستدرک للحاکم، ج ۲ ص ۱۶۳)

ایک روایت میں ہے کہ اپنے نطفہ کے لئے ہم مثل لڑکی تلاش کرو بسا اوقات بچہ اپنے ماموں وخالہ کے مشابہ پیدا ہوتا ہے۔ (الکامل ج ۳، ص ۱۱۳)

(۳۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی شادی کے لیے مناسب رشتہ ڈھونڈو کیوں کہ عورتیں اپنے بھائی اور اپنی بہن کے مثل بچے جنتی ہیں۔ (الفتح الکبیر ج ۲، ص ۲۵)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا تم جب رشتہ کرو تو حسب ونسب وخاندانی

شرافت کوملحوظ رکھو کیوں کہ ایک روایت سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے وہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ حضورﷺ نے فرمایا تم لوگ گندے ونجس چراگاہ سے بچوتو صحابہ نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ یارسول اللہ: تو حضور نے فرمایا برے خاندان کی حسین لڑکی۔ (الفوائد للشوکانی ص ۱۳۰)

اس حدیث میں بری چراگاہ سے اس حسین عورت کوتشبیہ دی گئی جس کے ظاہری جسم وجلد تو حسین ہے مگر باطنی خاندانی خباثت اس کے رگ و پے میں سرایت ہے، وہ موقع ملتے ہی اپنی تربیت کے وہ نقائص کوظاہر کردے گی جواس نے خاندانی ورثہ میں پایا ہے اوراس کے ایسے اخلاق بد سے پورا خاندان، پوری نسل متاثر ہوگی کیونکہ وہ بچہ جواس کے شکم سے جنم لے گا لامحالہ اس کانمونہ وقابل تقلید عمل اس کی ماں کے افعال ہوں گے، پھر یہ سلسلہ نسلاً بعدنسلٍ منتقل ہوتا رہے گا لہٰذا قبل شادی اس کے اخلاق وکردار وعمل کے حوالے سے تفتیش کرلینی چاہیے۔

(۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لیے مناسب محل تلاش کرو، اور سیاہ رنگ سے بچو کیوں کہ یہ بد خلقی کارنگ ہے۔ (حلیۃ الاولیا، ج۳، ص، ۳۷۷)

(۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک اوراچھے قبیلہ میں نکاح کرو کیونکہ خون دساس ہے یعنی اثر کرنے والا ہے۔ (ابوداود، الترمذی، وابن ماجہ)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسی عورت سے شادی کروگے ویسی اولاد بھی ہوگی اگرعورت بدخلق اور برے خاندان کی ہےتو اس کا اثر بچہ پر ہوگا۔

حضرت عائشہ صدیقہ واسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح ایک غلامی ہے تو ہر شخص کو چاہیے کہ وہ غور وفکر کرے کہ وہ اپنی بیٹی اور بہن کا نکاح کہاں کر رہا ہے، یعنی نکاح کے رشتہ کے حوالہ سے حساس ہونا چاہیے کہ وہ گھرانہ کیسا ہے

(۳۳) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنے قبیلہ وقوم میں نکاح کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اپنے گھر میں گھاس جمع کرنے والا۔ (الفتح الکبیر، ج۳، ص،۲۶۶)

اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح گھاس کو اکٹھا کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ایسے ہی اپنے قریبی رشتہ داروں میں نکاح کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی کیوں کہ وہ اس کے تمام حالات سے واقف ہوتا ہے۔

حافظ عراقی نے فرمایا: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے، آپ نے آل سائب سے فرمایا: تم لوگوں نے کیا ہی برا کیا، تم لوگ اجنبیہ سے نکاح کرو اپنے قریبی رشتہ داروں میں نہیں۔ (بہامش المسند احمد،۶، ص،۳۹۶)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ قریبی رشتہ داری میں رشتہ کرنے سے پرانے رشتہ میں ناچاقی ہو جائے گی تو اس سے بچو کیوں کہ صلہ رحمی ایک عظیم حق ہے۔

(۳۴) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں صرورۃ وتبتل کا کوئی راستہ نہیں ہے، یعنی عورتوں سے علاحدگی کی اجازت مذہب اسلام نہیں دیتا جیسا کہ نصاری کے

پادری کیا کرتے ہیں۔ (المسند احمد بن حنبل، ج۶،ص۳۱۲)

حضرت عطیہ بن بشر سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ اور فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اس شخص پر جو نکاح سے علاحدگی اختیار کر کے تنہائی کی زندگی گزارتا ہے کیوں کہ یحیٰی بن ذکریا علیہما السلام کے بعد حصور (عورتوں سے علاحدگی کسی کے لیے روا نہیں۔

اس حدیث پاک میں اس شخص کا ذکر ہے جو استطاعت کے باوجود نکاح نہیں کرتا اور اپنے نفس کی آگ غیر محارم سے بجھاتا ہے اور معاذ اللہ زنا جیسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔

(۳۵) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین نکاح وہ ہے جو زیادہ آسان ہو۔

(ابوداؤد، رقم حدیث،۲۰۳۰،المستدرک للحاکم)

یعنی اس نکاح میں نہ تو اسراف کیا جائے اور نا ہی لڑکی کے گھر والوں کو مشقت میں ڈالا جائے، اور اس نکاح کو خیر کہا گیا جس میں لڑکی اور لڑکے کے گھر والوں پر جبر نہ کیا جائے، مال و دولت کے حوالہ سے جہیز و مہر کے حوالہ سے، جس نکاح میں اسراف اور فضول خرچی ہو اس نکاح سے رحمت و برکت سلب کر لی جاتی ہے، اور اس کا دوسرا جو اہم نقصان ہوگا وہ یہ کہ جب نکاح کرنا دشوار ہوگا تو وہ جوان جو نکاح کے اخراجات کا متحمل نہیں ہوگا اور وہ عورت جس کے اولیا اسباب جہیز مہیا کرنے پر قادر نہ ہوں گے ایسے عالم میں معاشرہ کے اندر زنا، بدکاری جیسے برے اعمال رواج پائیں گے۔

(۳۶) حضرت ابو ہریرۃ وابن عمر وابی الحاتم المزنی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے پاس ایسے رشتہ ونکاح کا پیغام آئے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور اس کا دین صحیح ہو تو اس سے شادی کرلو ورنہ تو زمین میں فتنہ وفساد ہوگا۔

(سنن ابن ماجہ، رقم حدیث، ۹۱۶۷، المستدرک للحاکم، ج۲، ص۱۶۵)

اس حدیث شریف کے اندر نکاح کا جو معیار عطا کیا گیا وہ حسن اخلاق اور دینداری ہے اگر کسی کے اندر یہ اوصاف ہوں تو اب مزید اسکے مال وحسن و جمال و دیگر خاندانی حسب ونسب کا متلاشی ہوئے بنا نکاح کر لینا چاہیے، کیوں کہ جو ان اوصاف سے متصف ہوگا مال و دولت اس کے قدموں میں آئے گا۔

(۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنے کفو یعنی ہم مثل و ہم معیار لوگوں میں رشتہ کرو اور کراؤ اور اپنے نطفہ کے لیے مناسب محل تلاش کرو اور حبشی یعنی کالے رنگ سے بچو، کیونکہ یہ بدخلقی کا رنگ ہے۔ (الفتح الکبیر ج۲، ص۱۴۴)

(۳۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ارادہ وخواہش ہو کہ وہ اللہ سے پاک وصاف ہو کر ملاقات کرے تو اسے چاہیے کہ آزاد اور شریف عورت سے شادی کرے۔

(ابن ماجہ، رقم حدیث، ۱۸۶۲)

(۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی بہترین عورتوں میں سب سے بہتر وہ عورتیں

ہیں جو شکل وصورت میں حسین اور مہر کے اعتبار سے کم ہوں۔ (الفتح الکبیر، ج۲، ص۱۰۳)

علامہ طبرانی نے ایک روایت نقل فرمائی کہ تم عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کا مہر کم ہو۔ (مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۸۱)

ایک روایت میں ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے لیے زیادہ برکت والی ہے جس کا مہر کم ہو اور اس کی پہلی اولاد مونث ہو۔

طبرانی نے حضرت عروہ سے روایت کی اور یہ اضافہ کیا کہ عورت کی پہلی نحوست اس کے مہر کی زیادتی ہے۔

اس حدیث کی طرح جس میں یہ مذکور ہے کہ بابرکت وپاکیزہ وہ عورت ہے جس کی پہلی اولاد مونث ہو، کیا تم نے اللہ کا ارشاد "یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور" یعنی اللہ کے دست قدرت میں سب کچھ ہے وہی جسے چاہتا ہے بیٹی دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹا عطا کرتا ہے، تو اس عورت کے بابرکت ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کی پہلی اولاد مونث ہو کیوں کہ اللہ نے بھی قرآن میں پہلا لفظ "اناث" یعنی بیٹی کا ذکر کیا ہے۔

(الکنز لابن عساکر، ج۶، ص۴۴۳)

اور کثرت مہر وغلو مہر پر قدغن لگاتے ہوئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ کشادہ وزرخیز زمین سے پانی پیتے تو مہروں میں اضافہ نہیں کرتے۔

اور یہی وجہ ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مہروں میں زیادتی وکثرت سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اپنی اور نا ہی اپنی صاحبزادیوں کی شادی میں چار سو درہم سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمائی۔

(امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

ایک روایت میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حضور ﷺ نے نہ تو اپنی شادی اور نا ہی اپنی صاحبزادیوں کی شادی میں ۱۲ اوقیہ چاندی سے زیادہ مہر مقرر فرمایا، اگر زیادتی مہر عمل محمود ہوتا تو میں اس کا زیادہ حق دار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سب سے زیادہ بہتر تھے۔

(مسند لامام احمد، ج ۱، ص ۱۴۱ وسنن الدارمی، ج ۲، ص ۶۵، والنسائی، ج ۲، ص ۷۷)

(اوقیہ کی تفصیل یہ ہے کہ چالیس درہم کا ایک اوقیہ چاندی تو بارہ اوقیہ یعنی چار سو اسی دراہم ہوئے)

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مقرر تھا جو پانچ سو درہم تھے۔

(المستدرک لحاکم، ج ۲، ص ۱۸۱)

سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی مقدار پر اعتراض نہیں کیا جائے گا کیوں کہ یہ بعثت نبوی سے پہلے کی بات ہے، اور نا ہی حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مہر کی مقدار پر اعتراض ہوسکتا ہے کیوں کہ وہ جس مقدار پر مکاتبہ بنائی گئی تھی وہ مہر معونت کو متضمن ہے۔اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مہر کی مقدار کے سلسلہ میں بھی اعتراض نہیں کیا جائے گا کیوں کہ ان کی آزادی ہی ان کے مہر پر تھی، اور نا ہی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مہر کی مقدار کے ذریعہ ایراد وارد ہوسکتا ہے کیوں کہ انہیں آزاد کرنے والا نجاشی بادشاہ تھا جس نے حضور کی تعظیم میں ان کو آزاد کردیا تھا اور ان کے مہر کی مقدار چار ہزار دراہم تھی۔

(سنن النسائی، ج ۲ ص، ۸۷، والمستدرک لحاکم ج ۲، ص، ۱۸۱)

حضرت ابن اسحاق نے سیدنا ابو جعفر سے روایت کرتے ہوئے بیان فرمایا: ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مہر کی مقدار چار ہزار دینار تھی، ابن ابی شیبہ نے بھی تخریج فرمائی۔ (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج ۴، ص، ۳۰۵)

دار قطنی نے تخریج کیا: دس درہم سے کم مہر کی مقدار نہیں۔ (دار قطنی، ج ۳، ص ۲۴۵)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد الطیالسی نے روایت کیا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ام سلمہ سے گھر کے ساز وسامان کے بدلے نکاح فرمایا جس کی قیمت دس درہم تھی۔

(مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۲۸۲، المعجم الکبیر، ج ۲۳، ص، ۴، ۲۷)

ابوداؤد نے تخریج فرمائی: جس نے اپنی بیوی کو ایک مٹھی ستو یا کھجور دیا وہ عورت اس کے لیے حلال ہوگئی۔ (مختصر ابی داؤد، رقم حدیث، ۲۰۲۴)

امام بخاری و امام مسلم نے روایت کیا: عورت کو تلاش کرو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی کے ذریعہ کیوں نہ ہو۔ (فتح الباری، ج، ۹، ص ۱۳۱، و مسلم، ج، ۴، ص ۱۴۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری عورتوں میں بہتر وہ عورتیں ہیں جو زیادہ بچے جننے والیاں بھلائی کرنے والیاں، و اطاعت کرنے والیاں ہیں اگر اللہ سے ڈریں، اور تمہاری عورتوں میں بری وہ عورتیں ہیں جو فحاشی کرنے والیاں اور غرور و تکبر سے کپڑے لٹکانے والیاں ہیں وہ عورتیں منافقات ہیں ان عورتوں میں کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی مگر سفید کوے کی طرح، یعنی جس طرح سفید کوؤں کی تعداد نہیں کے برابر ہے اسی طرح عورتیں بھی جنت میں بہت

کم داخل ہوں گی۔ (سنن البیہقی، ج ۷، ص ۸۲)

ان عورتوں کی کثرت سے جہنم جانے کی ایک علت حدیث میں ملتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ عورتیں کثرت سے ناشکری کرتی ہیں اور ایک دوسرے کی غیبت کیا کرتی ہیں۔ (۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ زانی جسے حد زنا لگائی جا چکی ہو وہ اپنے مثل عورت سے ہی شادی کرے گا۔ (مختصر ابی داؤد، رقم حدیث ۱۹۶۸، المستدرک لحاکم، ج ۲، ص ۱۶۶)

اس حدیث پاک میں بتایا گیا کہ جو جیسا ہوگا اس کے مقدر میں ویسی ہی عورت ہوگی کیوں کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا: پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مرد کے لیے اور خبیث و بدکار عورتین بدچلن مرد کے لیے ہیں، یعنی جو جیسا کرے گا ویسا ہی پائے گا۔

(۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر و بابرکت وہ عورت ہے جس کی منگنی آسانی سے ہوئی ہو اور اس کا دین مہر بھی کم ہو اور اس کے بچہ کی ولادت بھی آسانی سے ہو جائے۔ (المسند الامام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۷۸)

(۴۲) حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: آزاد عورتیں گھروں کی اصلاح کرنے والیاں ہیں اور باندیاں گھروں کو بگاڑنے والیاں ہیں۔ (الفتح الکبیر، ج ۳ ص ۷۹)

اس حدیث پاک کو مطلقاً اس بات پر محمول نہیں کیا جائے گا کہ باندیاں گھروں کو بگاڑنے والیاں ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے اخلاق و کردار اچھے نہ ہوں

وہ ایسا کرتی ہیں ورنہ تو بسا اوقات بعض آزاد عورت کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ اچھے بنے بنائے گھر کو تباہ کردیتی ہیں۔

لہٰذا اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ اگر عورت بد خلق ہوگی تو وہ گھر کی سلامتی کے لیے زہر قاتل ہے خواہ وہ آزاد ہو یا باندی ہو۔

(۴۳) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے اور بیٹیوں کی شادی کردو۔ (الفتح الکبیر، ج۲، ص۱۴۴)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بچے، بچیاں سن بلوغ کو پہنچ کو جائیں اور کوئی شئی زواج میں مانع نہ ہو تو از راہ مصلحت ان کی شادی کردی جائے کیونکہ ان کے قدم عنفوان شباب میں پھسلیں گے تو اس کا وبال والدین کے سر پہ ہوگا۔

(۴۴) سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار جس کو تم نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا، اور ایک دینار جس کو تم نے کسی غلام کو آزاد کرنے کے لیے خرچ کیا، ایک دینار تم نے مسکین پر صدقہ کیا، ایک ہی دینار تم نے اپنے بال بچوں پر خرچ کیا تو ان دینار میں سب سے زیادہ اجر جس دینار پر ملے گا وہ تمہارا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کے سبب ملے گا۔

(صحیح مسلم، ج۳، ص۷۸)

(۴۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلی چیز جو بندے کے نامہ اعمال میں رکھی جائے گی وہ اس کے وہ رقوم ہیں جس کو اس نے اپنے بال بچوں پر خرچ کیا ہے۔

(مجمع الزوائد، ج۴، ص۳۲۵)

حضرت ابن عساکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کے شہروں میں سے کسی شہر سے تعلق رکھتا ہو اور وہ اپنے اہل وعیال پر خوش حالی وتنگ دستی میں خرچ کرتا ہو تو اس کا مقام یہ ہوگا کہ وہ قیامت کے دن انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ آئے گا۔ رہا میں تو یہ نہیں کہوں گا کہ وہ ان کے ساتھ چل رہا ہوگا مگر اتنا ضرور ہے کہ وہ ان کے درجہ میں ہوگا۔

(بھامش المسند، ج،٦ص ٣٩١)

اس حدیث شریف کے اندر اولاد واہل کی تربیت وپرورش کا مقام بتایا گیا کہ اگر کوئی محنت وتگ ودو کر کے اپنے اولاد کی پرورش کرتا ہے تو اللہ اسے دونوں جہاں میں ایسی رفعت ومقام اعلی عطا کرے گا، دنیا میں اس کی اولاد کے کارنامہ کی وجہ سے نیک نامی ہوگی، اور آخرت میں قیامت کے دن اللہ اتنی عظمت عطا کرے گا کہ انبیا کرام علیہم السلام کی صف میں کھڑا کرے گا۔

حضرت دیلمی نے خباب بن الارت سے روایت کی، جب بندہ اپنے گھر سے اپنی اولاد کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نکلتا ہے تو اللہ اس کے ہر ہر قدم پر درجات کو بلند فرماتا ہے، اور جب اس کی حاجت سے فارغ ہوجاتا ہے تو اللہ اپنے فضل سے اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ (المنتخب، ج،٦ص،٣٩١)

(٤٦) حضرت ابوسید الخذری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور بیوی اس کو دیکھتی ہے تو جانتے ہیں اللہ تعالی دونوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہے اور جب وہ اپنی بیوی کی ہتھیلی کو پکڑتا ہے تو ان کی انگلیوں کے راستے سے اللہ ان کے گناہ کو ساقط کردیتا ہے

یعنی اللہ معافی عطا کر کے اس کو مغفرت کا پروانہ عطا کرتا ہے۔

(الفتح الکبیر، ج۶ ص۳۰۱)

(۴۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہاری دنیا سے عورت کے سوا کچھ نہیں ملا یعنی اس دنیا کی کوئی بھی چیز عورت سے زیادہ اچھی نہیں لگی۔ (مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۵۳)

اس حدیث پاک میں جہاں دنیا کی مذمت وارد ہے وہیں اسی دنیا کی عورتوں کی عزت افزائی بھی کی کہ حضور ﷺ کو دنیا کی چیزوں میں سے عورتیں پسند آئیں۔

(۴۸) حضور ﷺ روایت ہے، آپ فرماتے ہیں: مسجد کی طرف جانا اور مسجد کی طرف لوٹنا دونوں کا ثواب برابر ہے۔

(۴۹) سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالی آدمی کا اپنی بیوی کی مجامعت سے خوش ہوتا ہے، اور ان دونوں کے لیے نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ذریعہ ان دونوں کے لیے حلال روزی مقرر فرماتا ہے۔ (الفتح الکبیر، ج، ص۳۴۶)

(۵۰) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پاکیزہ مال سے عورت کے مقام مخصوص کو حلال کرلو، یعنی مہر کے ذریعہ۔ (الفتح الکبیر، ج۹، ص۱۷۷)

(۵۱) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے اس بات یعنی اس شرط پر نکاح کرو جس پر اس کے گھر والے راضی ہوجائیں۔ (الفتح الکبیر، ج۱، ص۲۸۳)

(۵۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح میں جو محبت ہے ایسی محبت کہیں نہیں دیکھی گئی۔

جناب ابو یعلی نے اپنی مسند میں نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں آکر عرض کرتا ہے، یارسو اللہ: ہمارے پاس ایک یتیم بچی ہے اور اسے دو آدمی نے پیغام نکاح دیا ان میں ایک مال دار ہے، دوسرا تنگ دست ہے، اور وہ تنگ دستی کی طرف مائل ہے، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح جیسی محبت کہیں نہیں دیکھی گئی، یعنی جو خلوص میاں بیوی کی محبت میں ہوتا ہے ایسا خلوص کسی اور محبت میں نہیں۔ (المسند ابو یعلی، ج۱، ص۱۳۹، المعجم الکبیر، ص۱۷)

(۵۳) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ کے اوپر اس کے بیٹے کے چند حقوق ہیں، پہلا یہ کہ اس کا نام اچھا رکھے (۲) جب وہ سن بلوغ کو پہونچ جائیں تو اس کی شادی کردے، اور اس کو قرآن کی تعلیم دے اور ایک روایت میں ہے کہ اسے نماز سیکھایا جائے۔

(الفتح الکبیر، ج۲، ص۷۴)

(۵۴) حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین وہ لوگ ہیں جو شادی شدہ ہیں یعنی متزوج کو غیر متزوج پر فضیلت وتفوق حاصل ہے۔ (الفوائد للشوکانی، ص۱۲۱)

(۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سرکا ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بیٹا سترہ سال کو پہنچ جائے تو اس کی شادی کردو۔

(بھامش المسند، ج۶، ص۴۳۵)

اس حدیث میں کوئی فرضیت و وجوب کا قول نہیں ہے بلکہ اگر والد دیکھے اور مناسب سمجھے تو سترہ سال کی عمر میں شادی کردے تاکہ اس بچے کو برائی کے راستہ پر قدم رکھنے سے پہلے ہی روکا جاسکے۔

(۵۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب وہ سات سال کو پہونچ جائے تو اسے نماز کے ترک پر معمولی ضرب لگاؤ، جب وہ نو سال کو پہونچ جائے تو اس کا بستر الگ کردو اور سترہ سال کے پہونچتے ہی اس کی شادی کردو، جب باپ یہ حق ادا کردے تو چاہیے کہ بیٹے کو بیٹھا کر کہے کہ میرے بیٹے! میں نے اپنا حق ادا کردیا اب اللہ تمہیں کسی آمائش وفتنہ میں نہ ڈالے۔ (بھامش المسند، ج۶، ص۴۳۵)

(۵۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکوکار مرد و پاکیزہ عورت سے شادی کی جائے کیوں کہ اس کے بعداب جو ہوگا اچھا ہوگا۔

(۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی رقیہ کو شب زفاف کے لیے تیار کرو اور اس کے سامنے دف بجاؤ۔

(۵۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی دلہنوں کے ساتھ رات میں زفاف کرو یعنی شب زفاف مناؤ اور اگلے دن صبح ولیمہ کرکے لوگوں کو کھلاؤ۔ (کنوزالحقائق، ص،۸۰)

اس حدیث شریف کے اندر ولیمہ کے حوالہ سے حکم بیان کیا گیا کہ شادی

کے بعد مرد اپنی زوجہ کے ساتھ وصل کرے اور پھر اگلے دن ولیمہ کی دعوت دے لہذا جو شخص مجامعت سے پہلے کھلا دے وہ ولیمہ نہیں ہے ولیمہ اسی وقت ہوگا جب احادیث نبویہ کی صراحت کے مطابق انسان کرے گا یعنی اگلے دن۔

(۶۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کی شادی ان کے کفو یعنی برابری میں کرو، ان کی شادی ان کے اولیا ہی کریں گے اور دس درہم سے کم مہر نہیں ہوگا۔ (مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۷۵)

(۶۱) حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے وقوف و جاہلہ عورت سے شادی نہ کرو، یقیناً وہ ایک مصیبت ہے اور اس کی اولاد بے کار ہوں گی۔ (الفوائد للشوکانی، ص۱۳۱)

اس حدیث شریف کے اندر یہ بتایا گیا کہ جاہلہ و غیر خواندہ عورت سے شادی کرنا گویا ایک مصیبت خریدنا ہے، کیوں کہ اس کے اندر افہام و تفہیم کے وہ اوصاف نہیں ہوں گے جس سے گھر کی سلامتی کی بقا ہو۔ مگر اس کی اولاد ضائع کیوں؟ وہ اس لیے کہ اولاد کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہوا کرتی ہے جیسی تہذیب و جیسا سلیقہ وہ ماں کی گود میں سیکھے گا ویسی ہی وہ اپنی عملی زندگی میں بروئے کار لانے کی کوشش کرے گا جو اس کی ذات و شخصیت کے لیے سم قاتل سے کم نہیں ہے۔

(۶۲) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک انسان نبطیہ (عجم میں ایک قبیلہ ہے جس کی عورتیں بے وفائی میں معروف و مشہور ہیں) سے شادی نہ کرلے، اور اس عورت کی وجہ سے اپنے خاندان کے چچا کی بیٹی کے رشتہ کو ٹھکرا دے، یعنی وہ

اس کی زلفوں کا ایسا اسیر ہوگا کہ اسے خاندانی جاہ وحشمت بھی متزلزل نہیں کر سکے گی۔ (مجمع الزوائد، ج۴ص، ۲۶۰)

(۶۳) حضرت علی کرم اللہ وجھہ الریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے ارشادفرمایا: جہنم میں وہ عورت داخل نہیں ہوگی جس سے میں نے شادی کیا اور ناہی وہ جس نے مجھ سے شادی کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورﷺ نے ارشادفرمایا: میں دنیا میں اسی فرد سے شادی کروں گا جو جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ (الجامع الکبیر، ج۲،ص ۹۲۸)

اس حدیث شریف کے اندر حضورﷺ کی خصوصیت کا ذکر ہے کہ آپ سے جو منسلک ہوگیا وہ جنت میں بھی آپ کی معیت میں ہوگا، کیوں کہ دنیا کے سارے حسب ونسب قیات کے دن ختم ہوجائیں گے مگر صرف حضورﷺ کا نسب باقی رہے گا، اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ نے صاف لفظوں میں ارشادفرمایا: **ان کل حسب و نسب منقطع یوم القیامة،الا سببی و نسبی ،فاحببت ان یکون بینی و بین نبی الله حسب و نسب۔** (البیہقی، ج،۷،ص،۶۴)

یہ حضورﷺ کی شان ہے کہ اہل بیت نبوت کا کوئی بھی فرد جہنم داخل نہیں ہوگا مگر کتنے ناعاقبت اندیش ہیں وہ لوگ جو حضور کے والدین کریمین کو معاذ اللہ جہنمی بتاتے ہیں ارے ظالمو! جو نبی سے منسلک ہوگیا چاہے اس کا نسب جو بھی ہو وہ جنتی ہے تو جس کے مقدس شکم وجن کی پاکیزہ صلب سے میرا نبی پیدا ہوا وہ ذات جہنمی کیسے ہوگی؟ یہ ایسا ہی ہے کہ خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔

(٦٤) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح رغبت (یعنی جو نکاح خوش طبعی سے کیا جائے) کے سوا کوئی نکاح حلال نہیں۔اور نہ وہ نکاح صحیح ہے جو تدلیس کے طور پر کیا جائے ،یعنی ایسا نکاح جس میں کسی قسم کے غدر کا شائبہ ہو۔ (المعجم الکبیر، ج١١،ص٢٢٦)

اس حدیث میں (دلسۃ) سے مراد وہ نکاح ہے جو بعد طلاق ثلاثہ مرد زوج اول کے لیے محلل بن کر کرتا ہے،مگر اس کی بھی ممانعت آئی ہے وہ اس طور پر کہ اس سے شادی کرے اس شرط پر کہ میں ایک رات کے بعد طلاق دے دوں گا،یا زوج اول خود اسے مجبور کرے کہ تم میری بیوی کو جلدی طلاق دو،تو یہ بھی منع ہے،اور شریعت میں اس کی اجازت نہیں،جو بہتر اور شرعی طریقہ ہے وہ یہ ہے کہ زوج ثانی اس سے نکاح کرے اور اس کے اوپر کوئی جبر واکراہ نہ ہو جب تک چاہے رکھے اور جب حالات سازگار نہ ہو تو طلاق دے دے،حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی کو جو طلاق دی گئی اور حدیث عسیلہ جو مشہور ہے اس میں کوئی جبر نہیں تھا۔

(٦٥) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین اعمال ایسے ہیں کہ اگر کوئی انسان اس کو انجام دیتا ہے تو یقین رکھے اللہ پر، اللہ ضرور اس کی مدد فرمائے گا،(١) وہ یہ کہ جس نے کسی غلام کی آزادی میں کوشش کیا، اور آزاد کر دیا:،دوسرا وہ جس نے شادی کیا،اور تیسرا وہ جس نے کسی بنجر زمین کو ہرا بھرا کر دیا۔ (مجمع الزوائد،،ج٤،ص٢٥٨)

(٦٦) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا،بہترین وافضل سفارش یہ ہے کہ نکاح کے متعلق سفارش کیا جائے۔ (سنن ابن ماجہ،ج٤،ص١٩٧٥)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ افضل سفارش یہ ہے کہ انسان پیغام نکاح دینے کے لیے کسی کو اپنا شفیع بنائے جو اولیا سے اس کے نکاح کے متعلق بات کرے تو یہ کام لائق تحسین وقابل مبارک باد و باعث اجر وثواب ہے۔

(۶۷) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زید! شادی کرلو، کیوں کہ شادی کے بعد تمہاری عفت بڑھ جائے گی۔

سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حماد سے اور انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ شریف کے ایک شیخ نے خبر دی کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے تو حضور ﷺ نے پوچھا: اے زید! کیا تم نے شادی کی؟ تو انھوں نے جواب دیا: نہیں: تب سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زید! شادی کرلو شادی کے ذریعہ تمہاری پاکدامنی و عفت بڑھ جائے گی، اور پانچ قسم کی عورتوں سے شادی مت کرنا: (۱) لمبی، دبلی، پتلی، (۲) زرد رنگ کی بے وقوف عورت سے (۳) چھوٹی قد کی ناٹی عورت سے (۴) بوڑھی عورت جو زیادہ غور و فکر کرنے والی (۵) اور لغوت یعنی کسی بچہ والی عورت سے جس کے پاس دوسرے شوہر سے بچے ہوں۔

(جامع المسانید، ج۲، ص۱۱۴)

(۶۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! یقیناً اللہ عزوجل نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے تمہاری شادی کردی، اور پوری روئے زمین کو اس کا مہر قرار دے دیا، تو جو

شخص اس زمین پر تجھ سے دل میں بغض لے کر چلے تو گویا اس کا چلنا حرام ہے۔

(٦٩) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نکاح ایک آنکھ ہے اس کو بھینگا نہ کرو۔

(بھامش المسند احمد، ج۲،ص ۳۹۵)

اس حدیث پاک میں نکاح کو آنکھ کے کے مثل کہا گیا، یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آنکھ ایک بیش قیمت عضو ہے اسی طرح زندگی میں نکاح کو ایک عظیم مقام حاصل ہے، اس کو شک وشبہات و دیگر چھوٹی موٹی چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے، جب میاں بیوی میں سے کوئی ایک دوسرے سے بدظن ہو جاتے ہیں تو سمجھو اس کی آنکھ کے اندر عیب ہو گیا، جس طرح آنکھ میں عیب ہونے سے پوری دنیا تاریک ہو جاتی ہے ایسے ہی نکاح کے رشتہ میں بدگمانی دیگر عیوب سے پوری زندگی جہنم ہو جاتی ہے۔

(٧٠) حضرت محمد بن حطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بیوی اور اولاد سے محروم ہو جائے تو اس کے اوپر جہاد کرنا ضروری ہے۔ (المعجم الکبیر، ج۱۹،ص ۲۴۲)

اس حدیث شریف کا مفہوم یہ ہے کہا گر کوئی شخص اہل وعیال سے محروم کر دیا جائے یعنی اس کی شادی ممکن نہ ہو تو اسے چاہیے کہ خود کو اللہ کے حوالہ کر کے جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی توانائی صرف کرے،

(٧١) سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ کا حق ہے، پہلا غازی، دوسرا شادی

شدہ، تیسرا وہ جو مکاتب ہو، یعنی اپنے آپ کو غلامی کی قید سے چھڑانے کے لیے کوشاں ہو، چوتھا حاجی جو حج بیت اللہ کا قصد کرتا ہے، تو اللہ اسے اپنی جود وعطا سے مالا مال فرما دیتا ہے۔ (المسند لاحمد، ج۲،ص۲۵۱)

(۷۲) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کرنا حج اکبر ہے یعنی حج کا ثواب ملتا ہے، جس شخص نے اپنے حج کے مال ودراہم کو شادی میں خرچ کردیا، تو اللہ اس کے نامۂ اعمال میں حج کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور شادی مومن کی پناہ گاہ ہے اس کے ذریعہ انسان گناہوں سے بچتا ہے۔

(کنوز الحقائق، ص۶۴)

(۷۳) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے میری طرف وحی بھیجی کہ میں اپنی شہزادی کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردوں۔ (مجمع الزوائد، ج۹،ص۸۳)

ابن ماجہ وطبرانی کی روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اےعثمان! یہ جبرئیل ہیں جو یہ خبر دے رہے ہیں کہ اللہ تعالی نے میری بیٹی ام کلثوم کا نکاح تمھارے ساتھ کردیا ہے اوران کی بہن رقیہ اوران کی سہیلیوں کے مہر کے مثل کے بدلہ میں۔ (سنن ابن ماجہ،ص۱۱۰)

زمانہ کی نظروں نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنی دوں بیٹیوں کا عقد نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور اسی لیے حضرت عثمان کو ذاالنورین کہا

جاتا ہے۔

(۷۴) حضورﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کردوں۔ (مجمع الزوائد، ج۹، ص۲۰۴)

(۷۵) حضرت سعد بن خبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ نے میرا نکاح جنت میں حضرت مریم بنت عمران سے کردیا۔ (المعجم الکبیر، ج۶، ص۶۴)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ شادی برکت ہے اور اولاد اللہ کی رحمت ہیں، یعنی اللہ شادی کے ذریعہ گھر میں برکت کا نزول فرماتا ہے، کاروبار ومعیشت وروزی میں کشادگی عطا فرماتا ہے، اولاد کے ذریعہ اللہ اپنی رحمت ورافت کے سایہ کو اس کے سر پر دراز فرمادیتا ہے۔

(۷۶) حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: شادی کرو اور طلاق نہ دو یقیناً اللہ لذت چکھنے والے اور چکھنے والیوں کو پسند نہیں فرماتا۔ (جامع الصغیر، ۳۲۸۸)

اس حدیث شریف کے اندر ان لوگوں کے خلاف وعیدات سنائی گئی ہے جو خواہشات نفس کی تکمیل وفطری جذبات کی تسکین کے لیے شادی کرتے ہیں اور معمولی سی باتوں پر ان کو طلاق دے کر دوسری عورت سے شادی کر لیتے ہیں۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل لذت چکھنے والے مرد اور لذت چکھنے والی عورت کو پسند نہیں فرماتا۔

(۷۷) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سنیچر کا دن مکر وفریب کا دن ہے، اور اتوار کا دن پودا لگانے و عمارت تعمیر کرنے کا دن ہے، سوموار کا دن سفر اور تلاش رزق کا دن ہے، منگل کا دن لوہے اور اوزار و جنگ کا دن ہے، بدھ کا دن ایسا ہے جس میں نہ تو کچھ لیا جاتا ہے نہ کچھ دیا جاتا ہے، اور جمعرات دن اپنی ضروریات کے طلب کرنے کا دن ہے۔ اور جمعہ کا دن نکاح کے پیغام دینے کا دن ہے۔ (مجمع الزوائد، ج۴، ص۲۸۵)

(۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ دن وہ ہے جس دن میں سفر پر نکلوں، یا اس دن میں نکاح کروں یا بچہ کا ختنہ کروں تو وہ دن بدھ کا دن اور شام کا وقت ہوگا۔ (کشف الخفا، ج۲، ص۵۳۸)

صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ وہ ہر امر کی ابتدا کو بدھ کے دن تک موقوف رکھتے تھے اور اس بات کو حضور کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اس دن میں جس کام کو شروع کیا جائے وہ پورا ہو کر ہی رہتا ہے،، اور اس عمل کی ابتدا ایک جماعت نے کی ہے۔

امام طبرانی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ بدھ کا دن نحوست والا دن ہے، اس حدیث میں اور اوپر والی حدیث کے درمیان بظاہر تناقض نظر آ رہا ہے، مگر حقیقتا کوئی تضاد نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگ اس کو ترجیح دیتے ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ اس سے یعنی نحوست والے بدھ سے مراد وہ آخری صفر کا بدھ ہے جن ایام میں حضور علیہ السلام کو مرض شدید لاحق ہوا تھا اور اسی سے آپ کی وفات ہوئی۔

ابن ماجہ نے اور حاکم ،مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے تخریج فرمائی اور حاکم نے اس کا معنی یوں بیان فرمایا ،حجامت (پچھنا لگوانا) لگوانے کو بدھ کے دن منع کیا گیا ہے۔اس لیے اس کو منحوس کہا گیا،، اوردوسری وجہ اس کی نحوست کی یہ ہے کہ اسی دن حضرت ایوب علیہ السلام کو آزمائشوں میں ڈالا گیا،اور تیسری وجہ اس کی نحوست کی یہ ہے کہ جذام و برص جیسے مہلک بیماریاں عموما بدھ کے دن ظاہر ہوتے ہیں۔ان سارے وجوہات کی بنا پر بدھ کونحوست والا دن کہا گیا،جب کہ بعض روایات میں اس کی فضیلت بھی وارد ہے۔

ان دونوں حدیث کے درمیان تطبیق کی صورت یہ ہوگی کہ فضیلت والی حدیث شہر(مہینہ) کے آخری بدھ کے علاوہ پر محمول کیا جائے گا،اورنحوست والی حدیث کومہینہ کے آخری بدھ پر محمول کیا جاے گا۔

منگل کے دن کے حوالہ سے جو حدیث میں مذکور ہے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے موافقت رکھتی ہے،سورۃ الحدید منگل کے دن نازل ہوئی اور لوہے کواللہ نے منگل کے دن پیدا کیا۔ (مجمع الزوائد،ج۵،ص۹۳)

امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے شہر شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اورشوال ہی میں مجھے اپنے گھر لالیا۔

(صحیح مسلم،ج۴،ص۱۴۲)

(۷۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا :عورتوں سے ان کی بیٹیوں کے بارے میں مشورہ طلب کرو۔(المسند احمد،ج۶،ص۵۴)

اس حدیث شریف سے پتا چلا کہ عورتوں سے مشورہ لینا ان کی بیٹیوں کے حوالہ سے ایک امر مستحسن ہے کیوں کہ مائیں ہی اپنی بیٹیوں کے احوال سے واقف ہوتی ہیں، وہ ایسی باطنی وذاتی باتوں پر بھی مطلع ہوتی ہیں جس پر غیر نہیں۔ اس لیے مصلحت نکاح کا تقاضہ ہے کہ ان سے مشورہ لیا جائے اور یہ کرنا مستحب ہے۔

(۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ ہو کر رات گزارتی ہے تو صبح ہونے تک آسمان بالا کے فرشتے اس کے اوپر لعنت بھیجتے ہیں۔

(فتح الباری، ج۹ص۲۹۴، صحیح مسلم، ج۴، ص۱۵۶)

دوسری روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوی کے اوپر شوہر کا حق یہ ہے کہ وہ اس کو منع نہ کرے اگرچہ اونٹ کے پالان ہی پر کیوں نہ ہو۔

امام الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو اپنے شوہر کے گھر سے بلا اذن زوج کچھ دینے کا حق نہیں ہے اگر بغیر اجازت شوہر کے کچھ وہ دے دیتی ہے تو اس کا ثواب شوہر کو ملے گا اور بنا پوچھے دینے کا گناہ اس عورت کو ملے گا، اور عورت بلا اذن شوہر نفلی روزہ بھی نہیں رکھے گی اگر بغیر اجازت کے رکھ لیا تو گنہگار ہوئی، اور کچھ ثواب نہیں ملا، اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلے اگر نکل گئی تو اس کے گھر واپس آتے تک رحمت وغضب کے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، جب سوال کیا گیا: کیا یہ ساری اطاعت وفرماں برداری اس وقت بھی ہے جب شوہر ظالم ہو تو فرمایا گیا: ہاں! اگرچہ ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

☆☆☆

شادی سے پہلے مخطوبہ عورت کو دیکھنا کیسا؟؟؟

(۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو اس عورت کے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں اور کوئی گناہ نہیں اگر اس کے بارے میں نہ جانتا ہو۔

(مختصر ابی داؤد رقم حدیث، ۱۹۸۸)

اب اس مخطوبہ عورت کو دیکھنے کے حوالہ سے قدرے تفصیل ہے، امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اس کی ہتھیلی اور اس کے چہرہ کو دیکھا جائے گا، اگر وہ پردہ میں ہو تو اس سے زیادہ دیکھنے کی اجازت نہیں ہے۔

امام ابوداؤد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے تمام جسم کو دیکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے تین اقوال ہیں (۱) اس کے چہرہ اور ہاتھ کی طرف دیکھنے کی اجازت ہوگی۔ (۲) جو اعضا ظاہر ہوں جیسے گردن۔ چہرہ، پنڈلی اس کے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (۳) مطلقا دیکھنے کی اجازت ہے اور عورت و غیر عورت سارے جسم کو بھی دیکھ سکتا ہے۔ یہ سارے اقوال و آثار اس بات پر دال ہیں کہ مخطوبہ عورت کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ مطلقا دیکھنے کے حوالہ سے تو سب متفق ہیں اختلاف تو دراصل دیکھنے کی مقدار میں ہے۔

اسی دیکھنے کے تعلق سے ابن نجار وغیرہ نے ایک حدیث تخریج کی

،حضرت مغیرہ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں میں قبیلہ انصا کی ایک عورت کو پیغام نکاح دیا اور اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا، تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھا؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں! تو سرکار ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دیکھ لو کیوں کہ تم دونوں کے درمیان الفت و محبت کی بقاو دوام کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے، تو میں آ کر اس کے والدین سے اس کا ذکر کیا۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو از راہ تعجب دیکھا تو میں وہاں سے نکل گیا: جب اس عورت کو پتہ چلا تو اس نے اپنے والدین سے کہا: اس آدمی کو مجھے دیکھنے کا حق ہے، تو میں اس کے گھر کی دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا، پھر اس نے مجھ سے پوچھا: اے آنے والے شخص! اگر حضور ﷺ نے آپ کو مجھے دیکھنے کا حکم دیا ہے تو مجھے دیکھیں ورنہ آپ کا یہ دیکھنا مجھے مشقت میں ڈال دے گا، پھر میں نے اس کو دیکھا، اور اس سے نکاح کر لیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد جتنی عورتوں سے شادی کیا مجھے اس عورت سے زیادہ کوئی محبوب نہیں تھی اور کسی کو میں نے اس سے زیادہ کریم نہیں پایا، اور میں ایک ایک کر کے ستر عورتوں سے نکاح کیا۔

(المستدرک للحاکم، ج۲،ص، ۱۶۵، اور امام ذھبی نے اس روایت کی تصدیق و موافقت کی)

(۸۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی نکاح و شادی کرے۔ تو جس وقت وہ دونوں اکٹھا ہوں تو پہلا کام وہ کریں جس میں اللہ کی اطاعت شامل ہو یعنی مرد نماز پڑھائے اور عورت اس کی اقتدا کرے اور مرد دعا کرے اور عورت آمین کہے۔

(الکامل، ج۲،ص ۶۵۰)

(۸۳) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ عرش اعظم سے لعنت بھیجتا ہے، اور فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔(۱) وہ شخص ہے جو خود کو عورتوں سے دور رکھتا ہے کہ کہیں بچہ نہ پیدا ہو جائے۔(۲) وہ مرد ہے جو پہننے، اوڑھنے، بولنے، چلنے میں عورت سے مشابہت رکھتا ہے،(۳) تیسری وہ عورت ہے جو لباس وثیاب وکلام وبات چیت کرنے، اٹھنے، بیٹھنے میں مردوں سے مشابہت رکھتی ہیں۔ (المعجم الکبیر، ج۸، ص۱۱۷)

(۸۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالی اس عورت کو پسند فرماتا ہے جو اپنے شوہر سے محبت کرنے والی ہو اور پاک دامن وذہین وطلیقۃ اللسان ونیک سیرت ہو۔

(الفتح الکبیر، ج۱، ص۳۵۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں، سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ عورت ہے جو پاکدامن اور زیادہ شہوت والی ہو یعنی اپنے شرمگاہ کے حوالہ سے عفیفہ، پاکدامن ہو اور اپنے شوہر کے ساتھ زیادہ شہوت والی ہو۔

(فیض الکبیر، ج۲، ص۴۹۳)

(۸۵) حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب اپنی بیوی کو سیراب کرتا ہے یعنی اس کی خواہش کو پوری کرتا ہے تو اسے اللہ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔

بندہ کا سب سے پہلا عمل جو میزان عمل میں رکھا جائے گا وہ اس کا اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا جانے والا پیسہ ورقم ہے۔

(۸۶) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود کو شکم سیری وخواہشات نفسانی سے الگ رکھ کر اللہ سے اجر حاصل کیا۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج۲،ص۴۵۶)

(۸۷) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوگوں میں قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک سب سے براوہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی سے بات کرتا ہے اور پھر وہ اس سے پوچھتی ہے، اور بتاتی ہے اور یہ ناہنجار اپنے باہمی راز کو فاش کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم،۴،ص۱۵۷)

(۸۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس عورت کو ناپسند کرتا ہوں جو اپنے گھر سے نکلتی ہے اور غرور وتکبر میں اپنا کپڑا لٹکا کر چلتی ہے، پھر اپنے شوہر کی شکایت کرتی ہے۔ (المعجم الکبیر، ج۳،ص۳۳۳)

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے اس عورت کو مغضوبہ قرار دیا جو اپنے شوہر کے تمام محاسن وخوبی سے چشم پوشی کر کے اس کے عیوب ونقائص کو لوگوں کے درمیان تشہیر کرتی ہے، تو یاد رہے ایسی عورت اللہ ورسول کی ناراضگی کو دعوت دیتی ہے۔ جس میں اس کی دونوں جہاں کی شقاوت مقدر ہوتی ہے۔

(۹۰) حضرت سبرہ بن معبد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً میں نے متعہ کو تم لوگوں کے لیے حلال کر دیا تھا مگر جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے فرمایا: اللہ تعالی نے اسے صبح قیامت

تک لیے حرام فرمادیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج۴،ص۱۳۲، والمسند احمد، ج۳،ص۴۰۴)

☆☆☆

نکاح متعہ کیا ہے؟؟؟

فتعریف المتعة، اصطلاحا: بان یقول الرجل لامراۃ: متعنی بنفسک بکذا من الدراھم مدۃ کذا ،فتقول له ،متعتک نفسی۔

یعنی متعہ اس نکاح کو کہتے ہیں جس میں مرد عورت سے کہے کہ اتنے پیسے میں چند مہینہ یا سال کے لیے مجھ سے نکاح کر لے،تو عورت جواب میں کہے کہ ہاں! میں نے تمہیں متعینہ رقم کے بدلہ میں متعینہ مدت کے لیے استمتاع کی اجازت دی۔ یہ نکاح ابتدائے اسلام میں مشروع و جائز تھا مگر جب اس کے برے اثرات ہمارے معاشرہ میں نمایاں ہونا شروع ہوگئے تو حضور ﷺ نے اس کو منع فرمادیا ،اب یہ نکاح مذہب اسلام میں کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں۔

☆☆☆

بلا عذر شرعی طلاق کا مطالبہ کرنا کیسا؟؟؟

(۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت نے اپنے شوہر سے بغیر کسی تکلیف و پریشانی کے طلاق کا مطالبہ کیا تو اس کے اوپر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے اور میں تم سب کو عورتوں کے متعلق خیر کی وصیت کرتا ہون کیوں کہ یہ عورتیں تمھارے پاس ایک کمزور وضعیف شئی کے مثل ہیں۔

خطبۃ حجۃ الوداع میں سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں! تم لوگ

عورتوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو، کیوں کہ تم نے انھیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے۔ (صحیح مسلم، ج۴، ص۴۱)

اس حدیث شریف میں جہاں طلاق کی نحوست و ممانعت کی طرف اشارہ ہے وہیں اس عورت کے متعلق وعیدات بھی وارد ہیں، جو معمولی سی تو تو میں میں، بے بنیادی بات پر طلاق کا مطالبہ شروع کر دیتی ہیں، ایسی عورت کی زندگی تو خراب ہو ہی جاتی ہے، مگر آخرت میں بھی وہ مستحق غضب جبار ہو کر جنت میں جانا تو دور اس کی بو و خوشبو بھی میسر نہیں ہو گی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کے تین بچے انتقال کر جائیں تو قیامت کے دن یہ بچے اس کے لیے جہنم سے حجاب بن جائیں گے۔ (صحیح مسلم، ج۸، ص۳۹)

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ: اے مرد! تم اپنی بیوی کی بہن کے متعلق اس سے سوال نہ کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس کو اپنے صفحۂ نکاح سے ختم کر دو۔ (فتح الباری، ج۹، ص۱۱۹)

اس حدیث کے اندر سوال کرنے کی ممانعت اس لیے وارد ہے کہ کہیں تم بھی اس کی طلاق کو سن کر متاثر ہو جاؤ اور اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

(۹۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جب بندے کے ایمان میں بالیدگی آتی ہے تو اس کا قوت ایمان بڑھ جاتا ہے اور اسی سے عورتوں کی محبت بھی اس کے دل میں بڑھتی ہے

(۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں اپنے کنوارے پن کی شکایت کی، تو حضور ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خصی کرالیا ہو یا یہ کہ خصی کرانے کا ارادہ کیا ہو کہ تاکہ وہ صوم وصال کے طور پر ہمیشہ کے لیے روزہ دار ہوجائے۔ (الطبرانی، ج۱۱، ص۱۴۴)

(۹۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے حسن کو اس کے دین کے حسن پر ترجیح نہیں دی جائے گی۔ (المعجم الکبیر، ج۱۱، ص۱۴۴)

اس حدیث شریف میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ اگر ایک عورت ایسی ہے جس کے حسن وجمال میں کمال کی رعنائی ہے مگر وہ دیندار یعنی عبادت گزار، صوم وصلاۃ کی پابند نہیں ہے، مگر ایک عورت ایسی ہے جس کا رنگ حوروپریوں جیسا تو نہیں ہے تھوڑا اپھیکا ہے، مگر غایت درجہ کی پابند شرع ہے۔ صوم وصلاۃ کی پابند ہے اور شریعت طاہرہ نے جو اوامر بجالانے اور جن نواہی سے اجتناب کا حکم دیا ہے اس پر وہ کاربند ہے تو اس دوسری والی کو پہلی حسن وجمال کی ملکہ پر ترجیح دی جائے گی۔

(۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کے دو ہی پردے ہیں (۱) قبر، (۲) شوہر۔

یہ حدیث بہت مختصر ہے مگر اس کے اندر ایسی معنویت ہے کہ انسانی زندگی کی بقا کا راز اسی میں پنہاں ہے۔ غایت درجہ کی تشبیہ استعمال کی گئی ہے، جس طرح

عورت کے مرنے کے بعد قبر میں اس کو چھپایا دیا جاتا ہے اور اس کے سارے عیوب ونقائص پر مٹی ڈال دی جاتی ہے اور قبر بھی اپنی امانت یوں ادا کرتی ہے کہ اس کے اوپر مطلع ہوکر بھی کسی کو اس کے احوال نہیں بتاتی تو اسی طرح شوہر کی زمہ داری ہے کہ بیوی بھی اپنے سارے جسم وجان امین سمجھ کر اس کے حوالہ کر دیتی ہے تو شوہر اس کے عیوب پر مطلع ہو جاتا ہے تو امانت کا تقاضہ ہے کہ یہ بھی کسی پر اس کا راز فاش نہ کرے۔

(۹۶) حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مسکین ہے، مسکین ہے جس کے پاس بیوی نہ ہو اگرچہ وہ مال کثیر کا مالک ہو، اور ایسے ہی وہ عورت مسکینہ ہے، مسکینہ ہے جس کا کوئی شوہر نہ ہو اگرچہ وہ مال ودولت کے عظیم سرمایہ کی مالکہ ہو۔ (المسند احمد بن حنبل، ج،۶، ص۳۹۰)

(۹۷) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ توریت کے اندر یہ مکتوب ہے کہ جس کی بیٹی بارہ سال کی ہو جائے اور اُس کی شادی نہ کی جائے اور وہ کسی گناہ کا ارتکاب کرلے تو اُس کا گناہ اُس کے باپ کے سر ہوگا۔ (المسند احمد ابنِ حنبل، جلد۶، ص۴۳۶)

☆☆☆

انسان کی سعادت مندی کا راز!

(۹۸) حضرتِ نافع ابنِ عبد الحارث الخزائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کی سعادت مندی کے تین اسباب ہیں۔ (۱) نیک بیوی (۲) اچھا گھر (۳) اچھی سواری۔ (المسند احمد ابنِ حنبل، جلد۶، ص۴۰۷)

اِن سارے اسباب میں سے ہر سبب ایک انسانی زندگی کی خوشحالی میں نُمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر زندگی میں کسی کو بد خُلق و بدطینت زوجہ مل جائے تو واقعتاً اُس کی زندگی جہنم سی ہو جاتی ہے، نہ تو اُس عورت کو شوہر کے حقوق کی ادائے گی کا پاس ہوتا ہے اور نہ ہی اُس کے گھر کی ذمہ داری کو اپنی ذمہ داری تصور کرتی ہے تو وہ شخص سعید وخوش بخت ہے جس کی بیوی حسن خلق والی اور نیک ہو۔

دوسرا اس کا اچھا گھر ہونا ہے، کیوں کہ انسان کو گھر چھپانے کے لیے گھر کی ضرورت ہوتی ہے یعنی جب کبھی وہ تھکا ماندہ دور دراز سے نڈھال ہو کر آتا ہے تو اس کے قلب کی تسکین کے لیے ایک گھر کا ہونا اشد ضروری ہے۔ اچھی سواری کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے اوپر جب کبھی کوئی آفت ناگہانی آجائے یا اسے کسی دور دراز مقام کا سفر کرنا ہو تو اسے ایک اچھی سواری اور عمدہ و تیز رفتار سواری کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(۹۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی اولاد نکاح کی عمر یعنی بارہ سال کو پہنچ جائے اور اس کا ولی استطاعت کے باوجود بھی نکاح نہ کرائے، پھر کوئی حادثہ ہو جائے اور وہ معاذ اللہ زنا کا ارتکاب کر لے یا اس کے پائے استقلال میں جنبش آجائے، تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہو گا۔ (بھامش المسند، ج۶، ص۴۳۵)

(۱۰۰) حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے شادی کو محتاجی کے خوف سے ترک کیا۔ تو وہ ہم میں سے نہیں۔

اس حدیث پاک میں حضور ﷺ نے ایسے شخص کو اپنی جماعت سے الگ قرار دیا۔ جس شخص نے شادی صرف محتاجی و پریشانی کے خوف سے ترک کر دیا اور اپنے بال بچوں کی پرورش کے خوف سے شادی نہیں کیا تو وہ گویا ہم میں سے نہیں اللہ نے سب کی روزی اپنے ذمہ کرم پر لے لیا ہے۔ **لاتقتلوا اولادکم من خشیة املاق نحن نرزقکم و ایاھم** ۔اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی روزی دیتے ہیں اور انہیں بھی۔

☆☆☆

بلاعذر شرعی عزل کرنا کیسا؟؟

(۱۰۱) حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی عورت سے شادی کیا اور اس کی نیت یہ تھی کہ وہ عزل کرے گا۔ یعنی اپنی منی کو وہ خارج میں نکالے گا، تو وہ زانی ہے۔ یہاں تک کہ وہ منی محل میں مستقر نہ ہو جائے۔ (المسند احمد بن حنبل، ج۴، ص۳۳۲)

اس حدیث میں عزل کرنے والے کو زانی کہا گیا تو یہ حکم مطلق نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص فقط اپنی خواہشات نفس و ہوس کی آگ بجھانے کے لیے مجامعت کرے اور جب حمل کے استقرار کی باری آئے تو عزل کر لے ایسا شخص ملعون و مستحق وعید مذکور ہے، ورنہ تو عذر کی صورت میں مثلا عورت کمزور ہو گئی ہے اور وضع حمل کی طاقت نہیں ہے یا ہے بھی تو اس کے جان پر خطرہ ہے تو ایسی صورت میں عزل کرنے کی اجازت ہے۔

☆☆☆

دین مہر ادا نہ کرنے والے کا انجام!

حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کو علامہ طبرانی نے تخریج فرمائی ہے کہ کسی مرد نے شادی کیا، اور عورت کے لیے مہر مقرر کیا اور اللہ کو بخوبی اس بات کا علم ہے کہ وہ دین مہر کو ادا نہیں کرنا چاہتا تو اس نے اللہ کے ساتھ غدر کیا اور اس کی شرمگاہ کو باطل طریقہ سے حلال ٹھہرایا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملے گا جیسے کہ وہ زانی ہے یعنی زانی کی کیفیت میں۔

(المعجم الکبیر، ج ۸، ص ۴۰)

اس حدیث میں ان لوگون کے حوالہ سے وعید وارد ہے جو لمبی لمبی مہر مقرر کرتے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دینا تو ہے نہیں معاف کرالوں گا، یا دوں گا ہی نہیں تو ایسے لوگ اپنے عاقبت کی خیر کریں اور اتنا ہی مہر مقرر کریں جتنا ادا کرنے کی استطاعت ہو۔

(۱۰۲) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جس شہر میں نکاح کیا وہ اب وہ اسی شہر کا ہو گیا۔

(المسند احمد، ج ۱، ص ۶۲)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی سسرال یعنی جہاں اس کی بیوی رہتی ہے وہاں جانے سے مقیم ہو جاتا ہے، اور جب وہ اس کا گھر ہو گیا تو اب نماز کو قصر نہیں پڑھے گا بلکہ کامل چار رکعات نماز ادا کرے گا۔

(۱۰۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو خوبصورت وحسین و نیک سیرت واخلاق مند و دیندار

،سخاوت کرنے والی بیوی مل گئی تو سمجھو اسے دنیا سے بہترین حصہ مل گیا ،اور علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع کبیر میں فرمایا: **فقد اعطی حظہ من خیر الدنیا و آلاخرۃ**۔یعنی اس کو دارین کا بہترین حصہ مل گیا۔

اس بیوی کے ذریعہ اس کی دنیا بھی خوشحالی میں گزرے گی اور وہ عورت اس کی نیک و برو جملہ امور حسنہ میں اعانت کرکے آخرت کو بھی اچھی بنا دے گی ، اسی لیے کہا گیا وہ دارین کی سعادتوں سے شادکام ہو گیا۔

(۱۰۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اپنی بیٹی یا گھر کی کوئی عورت مثلاً بہن، بھتیجی ، بھانجی کا نکاح کسی شراب نوش و جواباز کے ساتھ کردیا تو گویا ان لوگوں نے خود سے اس کو زنا کی طرف رہنمائی کرکے بھیج دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق کے ساتھ کرادیا تو گویا اس نے اس کے رشتہ کو ختم کردیا،یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی قرابت کے جو حقوق اس پر تھے اس نے ادا نہ کرکے ختم کردیا کیوں کہ رشتہ کی تقدس کا تقاضہ تو یہ تھا کہ کسی نیک و صالح سے اس کا نکاح کیا جائے مگر اس نے فاسق کے ساتھ کرکے سارے حقوق کو پامال کردیا۔

(۱۰۵) حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نکاح پر قادر ہو اور استطاعت کے باوجود نکاح نہ کرے اور غیر محارم کو اپنی بھوکی پیاسی نظروں کا نشانہ بنائے تو ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔

(المعجم الکبیر، ج۲۲،ص ۳۶۶ ،والسنن البیہقی ، ج ۷،ص ۷۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی یعنی مرد کا نطفہ یعنی مادہ منویہ سفید اور گاڑھا ہوتا ہے، اور اسی سے بچہ کی ہڈی اور اور دماغ و پٹھے بنتے ہیں، اور عورت کی منی زرد یعنی پیلی اور پتلی ہوتی ہے جس سے خون اور گوشت اور جلد بنتے ہیں۔

اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: وہ نطفہ جس سے بچہ کی خلقت ہوتی ہے اس کے لیے سارے اعضا و ساری رگیں مضطرب ہو جاتے ہیں جب وہ رحم میں پہونچ جاتا ہے۔

امام حاکم نے تخریج فرمائی کہ ضمضم بن قتادہ کے یہاں قبیلہ عجل کی عورت سے بچہ پیدا ہوا جس کا رنگ کالا تھا، تو اس سے وہ وحشت میں پڑ گئے اور بارگاہ نبوی میں شکایت کی، تو سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ تو اس نے کہا: ہاں! تو آپ ﷺ نے پوچھا: اس کے رنگ کیسے ہیں؟ تو جواب دیا: اس میں سرخ، سیاہ، و دیگر الوان کے بھی اونٹ ہیں۔ تو حضور ﷺ نے پوچھا: یہ رنگ کہاں سے آگئے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ اپنے اصل کے مشابہ ہیں، تب سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بچہ بھی اپنے اصل کے مشابہ ہے، راوی کا بیان ہے کہ بنی عجل کی بوڑھی عورتوں میں سے ایک بوڑھی عورت آئی تو اس نے بتایا: اس عورت کی نانی، دادی سیاہ رنگ کی تھی۔ (المسند احمد، ج،۶، ص۴۴۳)

(۱۰۶) حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اگر آپ سے یہ پوچھا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دو میعاد و وعدوں میں سے کس کی ایفاء کی؟ اور ان دو عورتوں میں سے کس سے شادی کی؟ تو جواب دو کہ ان میں سے

چھوٹی والی سے شادی کیا وران دووعدوں میں جوزیادہ کامل اور جامع تھا اس کو پورا فرمایا: (الطبرانی فی الصغیر،ص ۸۱۵)

(۱۰۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اۓ عائشہ! کیا آپ کو معلوم ہے؟ بے شک اللہ عزوجل نے میری شادی حضرت مریم بنت عمران، وکلثوم جو حضرت موسی علیہ السلام کی بہن ہیں اور آسیہ جو فرعون کی بیوی تھی ان تینوں عورتوں کے ساتھ جنت میں کردیا۔ (المعجم الکبیر، ج،۸ص ۳۰۹)

اس حدیث پاک ک مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی جنت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار عطا کرے گا کہ وہ ان تینوں عورتوں سے شادی کریں گے، قرآن میں ہے عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن مسلمات مومنات،قانتات، تائبات ،عابدات ،سائحات ،ثیبات و ابکارا۔

(التحریم،آیۃ ۵)

اس آیت کے اندر اللہ نے اپنے نبی کے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ شادی کرائۓ گا ، اور اس آیت میں ''ثیبۃ'' سے مراد آسیۃ فرعون کی بیوی ہیں اور باکرہ سے مراد مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہیں۔

(۱۰۸) حضرت عیاض بن غنم الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اۓ عیاض! بوڑھی و بانجھ عورت سے نکاح نہ کرو، یقیناً میں قیامت کے دن تمھاری کثرت سے اگلی امتوں پر فخر کروں گا۔

(المعجم الکبیر ، ج،۲۷ ،ص ۳۶۸،الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج،۳،ص ۱۵۰)

اس حدیث پاک میں ممانعت وارد ہے کہ بوڑھی ، و بانجھ عورت سے نکاح نہ کیا

جائے، یہ اس وقت ہے جب انسان جان بوجھ کر بچہ نہ ہونے کے خوف سے بانجھ و بوڑھی عورت سے شادی کرے ورنہ اگر کسی نے شادی کیا اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ بچہ نہیں جن سکتی، یہ بانجھ ہے تو اس کو تنگ نہ کیا جائے، اور اس کی زندگی کو اجیرن بنانے کے درپے نہ ہو، بلکہ اس کے وہی سلوک روا رکھیں جیسا کہ پہلے رکھتے تھے کیوں کہ بانجھ ہونے میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ اللہ نے خود قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: **و یجعل من یشاء عقیما انه علیم قدیر**۔ اللہ جسے چاہتا ہے بچہ جننے کی صلاحیت عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے وہ ہر چیز کو جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۰۹) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! جب تم کسی عورت سے نکاح کرنا چاہو، تو اس سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک اسے دیکھ نہ لو۔

(اس مضمون کی لمبی حدیث گزر چکی ہے)

(۱۱۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد کے اوپر اس کی بیوی کے وہ سارے حقوق واجب ہیں جو عورت پر شوہر کے لیے واجب ہیں، وہ یہ کہ مرد بھی عورت کے لیے زینت کرے، یعنی اچھا صاف ستھرا لباس پہن کر، خوشبو وغیرہ لگا کر اس کے پاس آئے، عورت کی فطرت یہ ہے کہ وہ ہر اس ادا کو حد سے زیادہ پسند کرتی ہے جو شوہر خالص اس کے لیے کرتا ہے، تو اس کی دلجوئی کے لیے ایسا کرنا بہتر ہے۔ (تنزیه الشریعة، ج ۲، ص ۲۱۶)

(۱۱۱) حضرت علباء بن احمر الیشکری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، تو اس موقع سے

حضرت علی نے ایک اونٹ بیچ دی جس کی قیمت چارسواسی درہم تھا،تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اس رقم کی دوتہائی سے خوشبو خریدلو، اور ایک تہائی سے کپڑا اور لباس خریدلو۔ (کنز العمال ،ص١٦ ،رقم حدیث،٤٤٦١٣)

اس حدیث پاک سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ خوشبو و دیگر تزئین وآرائیش کے اسباب مہیا کرنا اور اس کے حصول کے لیے تگ ودو کرنا ثابت ہے۔

(١١٢) حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں قبیلہ کی عورتوں سے نکاح نہ کرو، اور فلاں وفلاں قبیلہ کی عورتوں سے نکاح کرو، کیوں کہ اس قبیلہ کے مردوں نے عفت و پاکدامنی کے حصول میں کوششیں کی تو ان کی عورتیں بھی عفت مآب و پاکدامن ہیں ،اور فلاں قبیلہ کے مردوں نے لاپرواہی کی اور عزت نفس و پاکدامنی کے حصول میں غفلت برتا تو ان کی عورتیں بھی اپنی عزت کے حوالہ سے غافل ہوگئیں،اور یہ فعل سب سے براو ناپسندیدہ ہے تو تم لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(الجامع الکبیر،رقم الحدیث،٢٥٩٩٤)

(١١٣) حضرت عتبہ بن طویع مازنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے غلاموں کے گروہ! تم میں وہ لوگ بہت برے ہیں جس نے عرب میں شادی کیا، اور اے گروہ عرب! تم میں وہ لوگ زیادہ برے ہیں جس نے غلاموں میں شادی کیا۔ (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، ج٢،ص٤٥٣)

مگر اسی مضمون کی ایک روایت مذکور ہے جس میں یہ واضح کیا گیا کہ ایک غلام نے قبیلۂ انصار کی ایک عورت سے شادی کرلیا جب حضور ﷺ کو اس کی خبر ملی تو

آپ نے اس عورت سے پوچھا: کیا تم راضی ہو؟ اس نے کہا: ہاں! تو سرکار دو عالم ﷺ نے اس نکاح کو نافذ فرمادیا: اور اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔

(معرفۃ الصحابۃ، ج ا، ص ۲۱۳۷)

(۱۱۴) حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں مصیبت میں سے ہیں تو اس میں اس عورت کا بھی ذکر ہوا کہ اگر شوہر کے پاس رہے تو اسے تکلیف دے اور اگر شوہر غائب ہو جائے تو خیانت کرے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۸، ص ۳۱۸)

دیلمی نے روایت کی ہے کہ تین قسم کی مصیبت سے پناہ مانگو۔ ان میں اس عورت کو بھی شمار کرلو جو بدخلق ہو اور بڑھاپے سے پہلے ہی بوڑھا بنادے۔

حضرت عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ مرالظہر ان'' (مکہ سے قریب) ایک جگہ کے پاس تھے۔ تو ہم لوگوں نے بہت سارے کوے دیکھے۔ اس میں ایک چتکبرہ یعنی اس کے دو پروں میں سے ایک سفید تھا اور اس کی چونچ لال تھی۔ تو پھر میرے سرکار نے ارشاد فرمایا: جنت میں عورتیں داخل نہیں ہوں گی۔ مگر ان کالے کوؤں میں سفید کوے کے مثل۔ (مجمع الزوائد ج ۴، ص ۲۷۴)

اس حدیث پاک سے یہ پتہ چلا کہ جنت میں داخل ہونے والی عورت کی تعداد بالکل نہیں کے برابر ہے۔ عورتوں میں نیک عورت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے سو کالے کوؤں میں ایک سفید کوے کی مثال۔ (الفوائد المجموعۃ ص ۱۳۶)

(۱۱۶) حضرت ابو امامہ باھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا شکریہ ادا کرنے والا دل، ذکر الٰہی میں مشغول زبان اور ایسی بیوی جو تمہیں امور دنیا ودین میں معاونت کرے ہاتھ بٹاتے وہ لوگوں کے ان خزانوں سے بہتر ہے جس کی انہوں نے ذخیرہ اندوزی کی ہے۔ (المعجم الکبیر ج۸، ص۲۴۲)

دوسری روایت میں ہے! حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چاہئے کہ تم میں کا ہر شخص شکر گزار دل اور ذکر کرنے والی زبان اور نیک مومنہ بیوی اختیار کرے، حاصل کرے۔ جو امور آخرت پر تمہاری مدد کرے۔

(۱۱۷) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کسی کو کچھ دیا اور اللہ کے لئے محبت کیا اور اللہ کے لئے کسی سے دشمنی کی اور اللہ کے لئے کسی سے نکاح کیا تو سمجھ لو کہ اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔ (المسند ج۳، ص۴۳۸)

(۱۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے صحیفہ میں مذکور ہے۔ عقل مند انسان تین چیزوں کے حصول کے لئے مسافر بنتا ہے (۱) آخرت کی تیاری (۲) معاشی زندگی کے اصلاح کے لئے یا غیر محرم سے حصول لذت کے لئے۔ ان تینوں سفروں میں تیسرا سفر حرام وناجائز ہے۔ (احیاء علوم الدین ج۲، ص۲۰۷)

(۱۱۹) حضرت انس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا: لوگوں کے اوپر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں آدمی کی ہلاکت اس کی بیوی ووالدین واولاد کے ہاتھوں ہوگی۔ وہ لوگ

اسے فقر وفاقہ کی عار دلائیں گے اور اسے ایسے امور کے انجام دینے کا مکلف بنائیں گے جس کے کرنے پر وہ قادر نہیں ہوگا۔تو وہ شخص ایسے امور کی انجام دہی میں ایسا کام کرے گا جس سے اس کا دین بھی برباد ہو جائے گا اور وہ خود بھی ہلاکت کے دہانے پر چلا جائے گا۔ (احیاء علوم الدین ج۲،ص۶۹۳)

(۱۲۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حضرت آدم علیہ السلام پر دو خصلتوں و دو خصوصیتوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی۔(۱) پہلا یہ کہ ان کی بیوی حضرت حوّا نے انہیں معصیت پر اعانت کیا تھا اور میری حرم محترم یعنی امہات المومنین جتنی بھی تھیں وہ نیکی اور طاعت پر معاونت کرتی تھیں اور حضرت آدم کا ہمزاد جن کافر تھا اور میرا ہمزاد مسلم تھا، وہ مجھے صرف بھلائی کا ہی حکم دیتا تھا۔ (تاریخ بغداد لخطیب بغدادی ج۳،ص۳۳۱)

امام مسلم کی روایت میں ہے کہ ”کوئی بھی انسان جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کا ایک قرین یعنی ہمزاد جن پیدا ہوتا ہے تو صحابہ نے حضور ﷺ سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یارسول اللہ؟ تو آپ نے فرمایا: ہاں! میرے ساتھ بھی ،مگر اللہ نے میری مدد فرمائی اور وہ اسلام لے آیا اب اس کی حالت یہ ہے کہ وہ مجھے صرف اچھی بات کا ہی حکم دیتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کے گوناگوں اوصاف وخصائص وممیّزات میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کا قرین مسلم تھا۔ (الخصائص الکبریٰ لامام جلال الدین السیوطی ج۲،ص۱۸۹)

☆☆☆

بیوی کی ہر بات پر مواخذہ کرنا کیسا؟؟

(۱۲۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور لغزشوں پر باز پرس کیا جائے۔

اس حدیث کا مطلب یہ کہ عورت اگر کوئی معمولی غلطی بھی کرتی ہو تو اس سے چشم پوشی کرتے ہوئے نظر انداز کر دینا چاہیے یہ نہیں کہ معمولی سی غلطیوں پر مار پیٹ اور دیگر اذیت پہنچائی جائے۔ایسی چیزوں سے سرکار ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (امام طبرانی)

امام مسلم کی روایت ہے حضور ﷺ نے مرد کو اپنی بیوی سے رات کے وقت کہیں سے آنے پر مواخذہ ومطالبہ کرنے سے منع فرمایا ہے اور اس سے بھی روکا ہے کہ اس کی معمولی سی غلطیوں اور لغزشوں پر باز پرس کرے۔امام بخاری نے بھی اسی قول کو روایت کیا ہے۔ (فتح الباری ج۹، ص۳۳۹)

(۱۲۲) حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ایک غیرت ایسی ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جایا کرتا ہے وہ اس مرد کی غیرت ہے جو بغیر کسی شک وشبہ کے اپنی بیوی پر کرتا ہے۔اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ بسا اوقات کچھ لوگ بغیر کسی حقیقت سے واقفیت کے اپنی بیوی پر اپنی جھوٹی غیرت وحمیت نسب وحسب کا دھونس جتاتے ہیں جب کہ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔صرف اپنے

شک وظن فاسد کی وجہ سے وہ اس عورت پر مظالم کا پہاڑ توڑتے ہیں اور خواہ مخواہ کھری کھوٹی سناتے ہیں جسے سن کر وہ عورت اندر سے پاش پاش ہوجاتی ہے۔

(سنن النسائی ج۱،ص۲۹۲۔البیہقی ج۷،ص۳۰۸)

☆☆☆

شوہر کے اوپر بیوی کے حقوق

(۱۲۴) حضرت معاویہ بن حیدہ سے روایت ہے کہ حضورﷺ سے پوچھا گیا کہ مرد کے اوپر بیوی کے کیا حقوق ہیں؟ تو حضور نے فرمایا، جب کھائے تو اسے بھی کھلائے اور جو کھائے اسے بھی کھلائے ،اور جب کپڑا اسلائے تو اس کے لئے بھی کپڑا ابنوائے اور اس کے شکل وصورت کو قبیح نہ بتائے اور اسے زیادہ ضرب وزدو کوب نہ کرے بلکہ ت اگر کبھی نوت آگئی تو تادیبا معمولی ایک دوطمانچہ لگائے اور اسے خود سے الگ نہ کرے جب حالات اچھے نہ ہوں تو زیادہ سے زیادہ یہ کرے کہ اس کا بستر الگ کردے۔(ابن ماجہ ص۱۸۵۰۔مسند احمد بن حنبل ج۴،ص۴۴۷)

☆☆☆

حقوق زوجین کے متعلق احادیث

امام حاکم وبیہقی کی عبارات حقوق زوج کی فضیلت واہمیت کی طرف غماز ہیں۔چنانچہ بیوی کے اوپر شوہر کے کیا حقوق ہیں اس حوالے سے رقم طراز ہیں۔اگر شوہر کی ناک سے خون اور پیپ وزخم کے پانی بہے اور وہ بیوی اپنی زبان

سے اسے چاٹ لے پھر بھی وہ حق زوج کو ادا نہیں کر سکتی، اگر دنیا میں کسی انسان کے لئے سجدہ کرنا روا ہوتا تو بیوی کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے جب وہ اس کے پاس آئے۔ کیونکہ اللہ نے اس کو فضیلت بخشی ہے چنانچہ ارشاد ہے **"الرجال قوامون علی النساء"** (المستدرک ج ۲، ص ۱۸۹۔ البیہقی ج ۷، ص ۲۹۱)

ابن عساکر کی روایت ہے، ایک عورت بارگاہ رسالت میں آ کر حقوق زوج کے متعلق استفسار کیا تو حضور نے فرمایا: اگر شوہر جذام زدہ وامور عائلی کی ادائیگی سے عاجز ہو اور اس کی ناک کے ایک سوراخ سے خون بہے اور دوسرے سوراخ سے پیپ بہہ رہا ہو اور بیوی اسے اپنی زبان سے چوس لے پھر بھی جو حقوق اللہ نے اس کے اوپر شوہر کے متعلق نافذ فرمایا ہے وہ ادا نہیں ہوگا۔

(بھامش المسند احمد ج ۶، ص ۴۱۲)

طبرانی کی روایت ہے کہ ایک عورت گھر سے باہر گئی اور جب وہ واپس آئی تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کے شوہر کو مرض جذام لاحق ہو کر اعضاء کو معطل کر دیا اور اس کی ناک بہہ رہی ہے تو اس نے اپنی زبان سے چاٹ لیا پھر بھی شوہر کے حقوق ادا نہیں ہوئے۔ کسی عورت کے لئے اجازت نہیں ہے بلا اذن شوہر گھر سے باہر نکلے اور نہ ہی بغیر اجازت خاوند اس کے مال سے صدقات خیرات کرے۔

(مجمع الزوائد ج ۴، ص ۳۰۷)

مطیع وفرماں بردار بیوی کے فضائل کے حوالے سے علامہ طبرانی ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ کوئی عورت ایسی نہیں ہے جس نے شوہر کے حکم کی اطاعت کی اور شوہر کے حقوق کی ادائیگی میں کوشاں رہی اور اپنے حسن وجمال کی

نمائش نہیں کی، اپنی جان وشوہر کے مال میں خیانت نہیں کی تو اس کا مقام یہ ہوگا کہ جنت میں شہداء اور اس کے مقام کے درمیان صرف ایک درجہ حائل ہوگا۔اب اگر اس کا شوہر مومن اور خوش خلق و با اخلاق ہے تو یہ جنت میں بھی اس کی بیوی رہے گی اور اگر اس کا شوہر مسلمان نہیں ہے تو اللہ عزوجل اس کا نکاح جنتی شہیدوں میں سے ایک شہید سے فرمادے گا۔ (مجمع الزوائد ج ۴، ص ۳۰۸)

امام بیہقی نے نقل فرمایا ہے کہ بیوی کے اوپر شوہر کا یہ حق ہے کہ وہ خود کو اس کے پاس جانے سے نہ روکے اگر چہ شوہر اونٹ کے پالان وکجاوے پر بھی بلائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو شوہر کے حوالہ کرے، اگر انکار کرتی ہے تو وہ گنہگار ہوگی، اپنے خاوند کے گھر سے اس کے مال میں سے بلا اذن کچھ تصرفات نہ کرے، صدقہ ہی کیوں نہ ہو۔ (البیہقی ج ۴، ص ۳۰۸)

ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں نقل فرمایا کہ حضور ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اۓ عورتوں کی گروہ! اللہ سے ڈرو، اپنے شوہر کے رضامندی حتی الوسع تلاش کرو، یعنی کس چیز میں تمہارا شوہر خوش ہوتا ہے وہ کام کرو۔ کیونکہ اگر عورت کو پتہ چل جائے کہ اس کے شوہر کے کیا کیا حقوق ہیں تو وہ ہمیشہ اس کی خدمت میں ہی کھڑی رہے گی، اس کے کھانے پینے کی اشیا کے لانے میں ہی مصروف رہے گی۔ (الطبرانی فی الکبیر ج ۲، ص ۶۰)

انہیں کی ایک مرسل روایت ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی نور نظر لخت جگر سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے اوپر گھر کے اندر کی ذمہ داری تفویض فرمائی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ وہ گھر کے باہر کے امور کی انجام دینے میں

مصروف رہیں۔ (مسند احمد بن حنبل ج ۶، ص ۴۱۲)

امام ترمذی نے ودیگر اصحاب حدیث نے ایک واقعہ نقل فرمایا ہے، اللہ عورت کو اپنے شوہر کی اطاعت کے سبب کیا اجر عطا فرماتا ہے اس کو واضح فرمایا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بغرض جہاد گھر سے نکلا اور گھر سے نکلتے وقت اپنی بیوی کو وصیت کیا کہ تم اپنے گھر کی چھت سے نیچے مت اترنا اور اتفاق سے اس عورت کے والد بھی نیچے والی منزل میں رہتے تھے تو اچانک اس کے والد بیمار ہوگئے تو یہ عورت بارگاہ رسالت میں ایک قاصد بھیج کر مسئلہ کا حل استفسار کیا اور کہا کہ میرے والد بیمار ہیں اور شوہر کی اجازت نہیں ہے کہ میں نیچے اتروں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت سے جاکر کہہ دو کہ اللہ سے ڈرے اور اپنے شوہر کے حکم کی اطاعت کرے، پھر کچھ دن بعد اسی بیماری میں اس کے والد کا انتقال ہوگیا۔ پھر یہ اپنے والد کی تجہیز وتکفین میں شرکت کے حوالہ سے پوچھنے کے لئے قاصد بھیجا۔ تو حضور ﷺ نے پھر فرمایا۔ اللہ سے ڈرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، یہ حکم دے کر حضور ﷺ خود اس عورت کے گھر کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اس عورت کو یہ خوش خبری دے دو کہ اللہ نے تمہارے اپنے شوہر کے حکم کی اطاعت کرنے کی وجہ سے تمہارے والد کی مغفرت فرمادی ہے۔ (نوادر الاصول ص ۶۷)

تو مذکورہ بالا احادیث بیوی کے اوپر شوہر کے کیا حقوق وذمہ داری عائد ہوتے ہیں ان کا ذکر تھا اور اللہ عورتوں کو اطاعت احکام زوج پر کیا کیا بشارتیں سناتا

ہے وہ بھی زیب قرطاس ہوا۔

جس طرح بیوی پر شوہر کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے ایسے ہی شوہر کے او پر بھی بیوی کے حقوق ہیں جن کوادا کرنا ضروری ہے۔

اللہ نے ارشاد فرمایا۔**لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ** ۔یعنی ان عورتوں کے حقوق بھی شوہر پر ایسے ہی واجب ہیں جیسے ان کے اوپر کے حقوق نافذ ہوتے ہیں۔

امام ابوداؤد نے تخریج فرمائی ہے، حضرت معاویہ بن حکیم القشیر ی سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضورﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارے اوپر ہماری بیویوں کے کیا حقوق ہیں؟ تو جواباً ارشاد فرمایا کہ تمہارے اوپر لازم ہے کہ جب تم کھاؤ تو اپنی بیوی کو بھی کھلاؤ، جب تم پہنو یعنی کپڑا اسلاؤ تو اس کے لئے بھی کپڑا اسلاؤ اور اس کے رخسار پر مت مارو اور اسے برا بھلامت کہو اور اس کو خود سے الگ نہ کرو ہاں! تادیباً اس کے بستر کو الگ کیا جاسکتا ہے، تاکہ اس کو اپنے کیے پر ندامت ہو اور دوبارہ ایسے امور کے انجام دینے سے گریز کرے۔ (ابوداؤد، رقم ۲۰۵۵)

اکثر روایات میں مذکور ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی کے جیسی ہے اگر تم میں کوئی سیدھی کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اور اس کا ٹوٹنا طلاق ہے یعنی زیادہ اصلاح کی کوشش کرنے پر حالات بگڑ جائیں گے اور طلاق کی نوبت آجائے گی اور اگر تم اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو وہ تمہارے ساتھ اپنی حالت کے مطابق یعنی ٹیڑھی ہونے کا باوجود بھی زندگی گزارے گی ، اور اللہ نے

چاہا تو وہ اپنے حالات کو درست کرنے کے لیے کوشاں ہوگی۔

(امام مسلم ج۴،ص ۱۷۸)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگوں! عورتیں تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں، ان کو تم نے اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ذریعہ ان کے وجود اپنے حلال ٹھہرایا ہے۔ان کے اوپر تمہارا حق ہے اور تمہارے اوپر ان کے حقوق ہیں ۔ان کے اوپر تمہارا حق یہ ہے کہ (۱) تمہارے بستر پر کسی کو آنے کی اجازت نہ دے یعنی اپنے عزت ووقار وعصمت کی حفاظت کرے جو تمہاری عزت ہے۔

(۲) نیک و بھلائی کے امور میں تمہاری نافرمانی نہ کرے۔اگر وہ ان حقوق کی ادائیگی کرتی ہیں تو ان کے لئے کھانے اور اچھے پہنے ورہنے کا بندوبست کرنا شوہر کی ذمہ داری ہے۔ (صحیح مسلم ج۴،ص ۹۴)

امام ترمذی نے نقل فرمایا: حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہی ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہتر ہو۔ (المستدرک ج۴ص ۱۷۳)

اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت، بیوی کے حقوق کی ادائیگی کامل ادا کرے اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

امام ترمذی نے تخریج فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا عورتوں/ بیویوں کے حقوق کے متعلق اللہ سے ڈرو۔یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی میں تساھلی نہ برتو اور ان پر ظلم بھی نہ کرو۔ (سنن الترمذی ج۶ص ۴۲۰)

حاکم وبیہقی نے تخریج فرمائی کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔عورتوں کو کمرے میں

تنہا نہ چھوڑو یعنی وہ اکیلی نہ رہے اور انہیں لکھنا نہ سیکھاؤ۔ البتہ عورتوں کو سلائی، بنائی سکھاؤ اور سورۂ "النور" کی تعلیم دو۔ (المستدرک ج۲ ص۳۹۶)

ابوالشیخ فرماتے ہیں، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص گھر میں خوش و مسرور ہوکر داخل ہوا تو اللہ عزوجل اس کی اس خوشی سے ایک مخلوق پیدا فرمائے گا جو اس کے لئے صبح قیامت تک دعائے مغفرت کرتی رہے گی۔

(بھامش المسند ج۶ ص۴۲۰)

علامہ عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اپنے عصا (یعنی لاٹھی) کو اپنے گھر والوں پر نہ اٹھاؤ اور انہیں اللہ کا خوف دلاؤ۔ اس کا مطلب یہ قطعاً نہیں کہ عورتوں کو عصا، ڈنڈا سے نہ مارا جائے اور یہ حرام ہے بلکہ اس کی تشریح یوں کی گئی کہ تادیباً انہیں اگر کبھی مارنے کی نوبت آئے تو انہیں ڈھیل دے کر نہ چھوڑو بلکہ معمولی ضرب لگاؤ تاکہ وہ مؤدب رہیں ورنہ ہوگا یہ کہ اس ڈھیل دینے کی وجہ سے وہ ناشزہ و نافرمان ہوجائے گی۔ (المسند احمد ج۱، ص۲۳۴)

امام ابوداؤد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ان لوگوں کے حق میں ہے جو زوجین میں سے ایک دوسرے کی ان باتوں کی تشہیر کرتے ہیں جو رات کی تنہائی میں ان کے درمیان ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا۔ **ھن لباس لکم و انتم لبــاس لھن** ۔اس آیت میں میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا گیا ہے جس طرح کپڑے سے جسم کے عیوب کی ستر پوشی ہوتی ہے ایسے ہی ان دونوں کے اوپر لازم ہے کہ وہ اپنے پاس کی گئی باتوں کو دوسرے دوستوں کے درمیان تشہیر نہ کریں، جو ایسا کرتا ہے حضور ﷺ نے اس کو شیطان اور شیطانہ قرار دیا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو اپنی بیوی کے پاس آیا اور دروازہ بند کر کے پردہ گرا دیا مگر کیا اس نے وہ پردہ گرایا جو اللہ اور اس کے درمیان ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا، ہاں! تو سرکار ﷺ نے فرمایا، نہیں وہ شخص ایسا ہے کہ جب وہ گھر کے باہر جاتا ہے تو بیٹھ کر لوگوں کے بیچ اپنے ان باتوں کو بتاتا ہے جو اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان تنہائی میں ہوئی تھی، وہ کہتا ہے میں نے ایسا کیا، میں نے ویسا کیا۔ تو جب حاضرین نے حضور کی اس بات کو سنا تو سب خاموش ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور عورتوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم عورتوں میں کوئی ایسی ہے جو شب تاریک میں شوہر سے کی ہوئی باتیں بیان کرتی ہے؟ تو وہ عورتیں بھی یہ سن کر خاموش ہو گئیں، اتنے میں ایک عورت سامنے آئی جس کے پستان نمایاں تھے یعنی ظاہر ہو رہے تھے۔ وہ ایک زانو ہو کر بیٹھی اور حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر بات کرنے لگی تاکہ حضور اس کو دیکھیں اور اس کی باتیں سنیں، وہ عورت کہتی ہے یا رسول اللہ! یہ مرد حضرات بھی بات کرتے ہیں اور یہ عورتیں بھی باتیں کیا کرتی ہیں، ایسی باتیں جو صرف ان کے درمیان ہوا کرتی ہے، تب سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ اس کی مثال کیا ہے؟ تو سنو اس عورت کی مثال اس شیطانہ کی طرح ہے جو ایک گلی میں شیطان سے ملی اور اس شیطان نے اس سے اپنی شہوت کی آگ بجھائی۔ اس حال میں کہ دوسرے لوگ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

یعنی اس حدیث کے اندر یہ بتایا گیا کہ ان کی باتیں اور جماع وہم بستری تو گھر میں ہوئی مگر اس نادان نے اپنی ساری باتیں دوستوں کے مابین تشہیر کر دیا تو

یہ بھی ایسا ہی ہوگیا جیسے کوئی سر عام لوگوں کے بیچ میں اپنی بیوی سے اپنی شہوت کی آگ بجھائے۔

اور سنو مرد ایسی خوشبو استعمال کرے جس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر اس کا رنگ نمایاں نہ ہو۔ اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر اس کی خوشبو نہ پھیلے۔ اور سنو کوئی بھی مرد کسی مرد کے ساتھ ایک لحاف و کپڑے میں نہ سوے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے مگر ہاں! بیٹا یا باپ کے ساتھ مجبوری میں سو سکتی ہے۔ مگر اس سے بھی اجتناب کرنا چاہئے البتہ اگر بچہ نابالغ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مختصر ابوداؤد رقم ۲۰۸۸)

علامہ طبرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تخریج فرمائی، حضور ﷺ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''میں تمہارے متعلق یہ گمان کرتا ہوں کہ تم سب ان باتوں کو ایک دوسرے سے بتاتی ہو جو تمہارا شوہر تمہارے ساتھ کرتا ہے۔ تو ایسا نہ کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ایسے کرنے سے ناراض ہوتا ہے اور مجھے یہ بھی گمان ہے کہ تم میں کچھ ایسی بھی ہیں کہ جب اس کا شوہر اس کے پاس بغرض جماع آتا ہے تو اس کے لحاف کو ہٹاتا ہے تو یہ دونوں ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھتے ہیں، ایسا لگتا ہے گویا وہ دونوں گدھے ہیں تو ایسا نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(کنز الدقائق ج ۶ ص ۴۴۸۱۲)

امام دارقطنی نے نقل فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو اسے چاہیے کہ اپنے ران اور بیوی کے ران پر کپڑا ڈال لے گدھوں کی طرح دونوں ننگے ہو کر مجامعت نہ کرے۔

(فیض القدیر ج ا ص ۲۳۹)

امام خطیب بغدادی نے ضعیف سند سے روایت کی کہ حضور ﷺ جب امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس تشریف لاتے تو اپنے سر مبارک ڈھک لیا کرتے تھے اور اپنی آواز نیچی کرلیا کرتے تھے اور ام المومنین سے فرماتے تم مطمئن رہو، سکون کو لازم پکڑو۔ (احیاء علوم الدین ج ۲ ص ۲۳۹)

دیلمی کی روایت ہے مگر اصحاب جرح وتعدیل نے اسے منکر کہا ہے "تم میں کوئی شخص اپنی بیوی سے جانوروں کی طرح مجامعت نہ کرے یعنی بالکل برہنہ نہ ہوجائے بلکہ اس کے جسم پر کپڑا ڈال لے۔ (احیاء ج ۲ ص ۲۴۰)

تمت الترجمة لهذه الرسالة الوجيزة بتوفيق الله جل و علا ،اسال الله عزوجل ان يجعل اعمالنا خالصة لوجهه الكريم،و ان يلهمنا السداد فى الامر كله،انه نعم المولى،و نعم المسئول و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين۔

المترجم :

محمد روشن رضا المصباحى الازهرى

خادم التدريس و الافتا بدار العلوم اصلاح المسلمين

رائے فور، ستيش جره،(الهند)